بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

شمارہ 49

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

30/شعبان 1420 ہجری 9/فتح 1378 ہش 9/دسمبر 99ء

لندن۔10/نومبر 99 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل)
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ حضور نے کل مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن مجید کی آیت اور احادیث کی روشنی میں رمضان کے فضائل و برکات بیان فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دُعا میں مراد حاصل نہ ہو۔ تب بھی نااُمید نہ ہو

﴿ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام﴾

دُعا کا فلسفہ

”دُعا بڑی چیز ہے۔ افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دُعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے۔ ضرور قبول ہو جانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دُعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ تو مایوس اور نااُمید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دُعا میں مراد حاصل نہ ہو۔ تب بھی نااُمید نہ ہو۔ کیونکہ رحمت الٰہی نے اُس دُعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے جب میں اس فلسفہ دُعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دُعا مفید ہے“۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۸)

دُعا میں شرط ناپسند ہے

”مجھے بارہا افسوس آتا ہے جب لوگ دُعا کیلئے خطوط بھیجتے ہیں اور ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے یہ دُعا قبول نہ ہوئی تو ہم جھوٹا سمجھ لیں گے۔ آہ! یہ لوگ آداب دُعا سے کیسے بے خبر ہیں نہیں جانتے کہ دُعا کرنے والے اور کرانے والے کیلئے کیسی شرائط ہیں۔ اس سے پہلے کہ دُعا کی جاوے۔ یہ بدظنی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنے ماننے کا احسان جتانا چاہتے ہیں اور نہ ماننے اور تکذیب کی دھمکی دیتے ہیں۔ ایسا خط پڑھ کر مجھے بدبو آجاتی ہے اور مجھے خیال آتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ یہ دُعا کیلئے خط ہی نہ لکھتے“۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

دُعا میں دوستانہ معاملہ ہوتا ہے

”میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ مبادلہ کا رہتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزارہا دُعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے۔ اسکے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے۔ باوجودیکہ وہ ایک ذلیل سے ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے۔ اسیطرح اُس کا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مان لے یعنی اگر کسی دُعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو۔ بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے“۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ اخلاق اور آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس اصحاب حضرت حکیم انوار حسین صاحبؓ، حضرت کریم الدین صاحبؓ، حضرت ڈاکٹر علم الدین صاحبؓ، حضرت بابو غلام محمد صاحب ثانیؓ، حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ، حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ، حضرت سید احمد نور صاحب کابلیؓ، حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدیؓ، حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ، حضرت عمردین صاحبؓ (حجام)، حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ اور حضرت مولوی محمد جی صاحبؓ کے مختصر تعارف کے ساتھ اُن کی بیان کردہ بعض دلچسپ اور ایمان افروز روایات

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ)

(قسط نمبر ۲)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ سے اپنے اختتامی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

حضرت حکیم انوار حسین صاحبؓ شاہ آبادی
ابن مولوی ظہور حسین صاحب سکنہ شاہ آباد ضلع ہردوئی

تعارف:۔ حضرت حکیم صاحب ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بعد ازاں براہین احمدیہ چہار حصص پڑھ کر نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت کی برکت سے ۱۸۹۴ء یا ۹۵ء میں آپؓ نے بیعت کی سعادت حاصل کرلی۔

روایت:۔ ۸۷ء میں جب حضرت منشی احمد جان صاحب نے ایک کتاب طبِ روحانی لکھی تو اس میں سلب امراض کے طریق بتائے گئے تھے۔ اور اس میں لکھا گیا تھا کہ دو حصے اور شائع ہونگے۔ دوسرا حصہ کشف قبور کے متعلق اور تیسرا حصہ عالم لاہوت اور ناسوت کے متعلق ہوگا۔ میں نے جب پہلا حصہ دیکھا تو منشی صاحب موصوف کی خدمت میں لکھا کہ دوسرا حصہ بھی روانہ کر دیں تو انہوں نے کہا اسکے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ اسپر میں تو خاموش ہو گیا مگر اس کے کچھ عرصہ بعد منشی افضل حسین صاحب وکیل نے (جو بعد میں جج ہو گئے تھے اور اسی جگہ کے رہنے والے تھے) بھی منشی صاحب کو لکھا کہ آپ آخری دو حصے بھی روانہ کر دیں۔ اس پر منشی صاحب نے جواب دیا کہ اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ اس پر منشی افضل صاحب نے اصرار کیا اور لکھا کہ مسوّدہ ہی ان کا بھیج دیں۔ اسپر منشی صاحب نے جواب دیا کہ مسوّدہ بھی پھاڑ کر پھینک دیا گیا ہے۔ اس پر منشی افضل علی صاحب نے لکھا کہ چیرا پھاڑا ہوا ہی بھیج دیں تا اس کو ہی جمع کر کے معلوم ہو سکے کہ کیا لکھا ہے۔ حضرت منشی صاحب نے جواب دیا کہ ”آں قدح بشکست و آں ساقی نماند“ (وہ قدح ٹوٹ گیا ہے اور وہ ساقی اب نہیں رہا) پنجاب میں ایک آفتاب نکلا ہے جس کے سامنے ستارے رہبری نہیں کر سکتے۔ ان کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ انہوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے اس کو منگوا کر پڑھو۔ (رجسٹر روایات نمبر ۸۔ صفحہ ۲۸۴ تا ۲۸۷)

کس شان کے یہ صاحبِ الہام بزرگ تھے! کیسی انکساری ان میں پائی جاتی تھی!!۔

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جھوٹی فتح کا نقارہ

مرکزی دفتر "تحفظ ختم نبوت" سے ہمیں ناظم کل ہند مجلس "تحفظ ختم نبوت" دارالعلوم دیوبند کے دستخطوں سے ایک اشتہار ملا ہے جس میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درمیانی روز کے خطاب فرمودہ جلسہ سالانہ لندن 1999ء کا حوالہ دے کر لکھا گیا ہے کہ گویا حضور اقدس نے اپنے خطاب میں فرمایا ہے کہ پاکستان کا بدنام زمانہ مولوی منظور چنیوٹی اونہ (ہماچل پردیش) میں بعض احمدی ہونے والی فیملیوں کو احمدیت سے تائب کرنے کیلئے آیا تھا دفتر "تحفظ ختم نبوت" نے ثبوت مانگا ہے کہ ہندوستانی سفارت خانے سے ثابت کیا جائے کہ کب منظور چنیوٹی اونہ آیا تھا۔ بقول ان کے انہوں نے اپنی ٹیم بھجواکر تصدیق کرلی ہے کہ چنیوٹی کبھی بھی ہندوستان نہیں آیا تھا۔ بقول ان کے اگر ہم ثابت نہ کرسکیں کہ منظور چنیوٹی ہندوستان آیا تھا تو نعوذ باللہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا ہے۔

اگرچہ یہ بیان دے کر محمد عثمان منصور پوری ناظم کل ہند مجلس "تحفظ ختم نبوت" نے عوام کو بے وقوف بناکر اپنی طرف سے بہت بڑی فتح کا نقارہ بجایا ہے اور اپنی عادت کے مطابق معصوم مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ مولوی اس قدر سفید جھوٹ بول جاتے ہیں کیا ان کو مرنے کا خوف نہیں؟ کیا ان کو اللہ کے حضور حاضری دینے کا خیال کسی وقت بھی نہیں آتا؟ تمام ہندوستان کی مجلس "تحفظ ختم نبوت" کے اس ناظم نے جھوٹ اور بے ایمانی کی انتہا کردی ہے۔

اب ہم ناظرین کو اس واقعہ کی اصل حقیقت بتاتے ہیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں ہرگز نہیں فرمایا ہے کہ منظور چنیوٹی ہندوستان آیا تھا بلکہ یہ کہا کہ اس نے ایک مولوی بشیر احمد کو پندرہ ہزار روپے دیکر ضلع اونہ کے گاؤں ڈنگوہ بھیجا تھا چنانچہ مولوی بشیر احمد ڈنگوہ آیا تھا اور اس بات پر ڈنگوہ کی جماعت کے تمام احمدی اور غیر احمدی گواہ ہیں۔

اگر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم کو ہماری بات پر یقین نہ ہو تو اس بارہ ڈنگوہ جاکر دریافت کرلے لیکن ہماری موجودگی میں کیونکہ یہ پھر نہایت آسانی سے جھوٹ بول دیں گے۔ اب ذیل میں ہم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ اقتباس من و عن آپ کے مذکورہ خطاب سے درج کررہے ہیں۔ اس اقتباس کو دیوبندی ناظم صاحب بار بار پڑھیں اور اپنے جھوٹ پر کم از کم ماہ رمضان میں ہی توبہ کرکے سچائی کو قبول کرلیں۔ اس خطاب کی کیسٹ بھی ہمارے پاس ہے اگر چاہیں تو منگواکر سن لیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ جب کل ہند تنظیم کے جھوٹ کا یہ حال ہے تو شہر شہر قریہ قریہ برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرانے والے ان کے ملاں پھر کس قدر جھوٹے اور بے ایمان ہوں گے حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا۔

"مکرم بدرالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع اونہ کا ایک رشتہ دار جس کا نام مولوی بشیر احمد ہے اور پاکستان میں رہتا ہے اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہماچل انڈیا میں رہنے والے ان کے رشتہ دار احمدیت میں شامل ہوگئے ہیں تو اس نے پاکستان کے مولویوں سے اس بات کا ذکر کیا جس پر مولوی منظور چنیوٹی نے پندرہ ہزار روپے نقد دیکر اور ویزا لگواکر اسے ہماچل اس وعدہ کے ساتھ بھجوایا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو احمدیت سے توبہ کروائے اس طرح مولوی بشیر پندرہ روز کا ویزا لیکر ہماچل آیا دن رات اس نے نو احمدی رشتہ داروں کے ساتھ بحث کی لیکن نو مبائعین نے خدا کے فضل سے احمدیت کی صداقت پر عمدہ دلائل دئے جب اس کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملی تو پریشانی کے عالم میں وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا رہا اس طرح وہ ایک ایک دن میں کئی کئی ڈبیاں سگریٹ کی استعمال کرتا تھا ہر ملنے والا اس کی یہ حالت دیکھ کر یہی کہتا تھا کہ دماغی توازن بگڑ گیا ہے بالآخر یہاں سے ناکام و نامراد واپس آیا اور جاتے وقت اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مجھے مولوی منظور چنیوٹی نے ویزا لگواکر دیا اور ساتھ پندرہ ہزار روپے نقد اور بہت سے حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں بنواکر دیں مگر افسوس ہے کہ کچھ کام نہ آیا۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ منظور چنیوٹی بھی کیسی ڈھیٹ ہڈی ہے مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح اس کی بھی جوتیاں گھس گئی ہیں جماعت کو روکتے روکتے لیکن احباب جماعت کی جوتیاں گھس گئی ہیں جماعت میں آتے آتے خدا تعالیٰ کے فضل سے"۔

(اقتباس از خطاب حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ جلسہ سالانہ لندن 1999 درمیانی روز)

اس اقتباس کے درج کرنے کے بعد ہم عرض کرتے ہیں کہ اس بیان کے متعلق شاہ عالم گورکھپور نے دارالعلوم دیوبند سے ہمیں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے ایک چٹھی لکھی ہے جس میں نعوذ باللہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شحنۂ حق" کا ایک اقتباس لکھا ہے جس میں حضور علیہ السلام نے بعض دشمنان اسلام کے خلاف لکھی گئی اس کتاب میں ان کے جھوٹ کا ذکر کرکے فرمایا ہے کہ دشمنان اسلام قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے خلاف ایسے گھناؤنے جھوٹ بولتے ہیں کہ "وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں"۔

اگر شاہ عالم گورکھپوری دارالعلوم دیوبند کی خود کو ایسے ہی دشمنان اسلام میں سے سمجھتا ہے تو پھر مذکورہ واقعہ میں سفید جھوٹ بولنے کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی یہ عبارت عین اس کے حق میں بھی صادق آتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "تحفظ ختم نبوت" والوں کو اسلام سے کچھ بھی محبت نہیں ان کا مقصد تو صرف احمدیوں کی مخالفت کرنا ہے احمدیوں کی مخالفت کیلئے رنڈیوں کو نچاکر بھی یہ لوگ پیسے اکٹھا کرلیتے ہیں جس طرح شمس پور پنجاب میں مسجد کے نام پر انہوں نے کیا تھا جس پر شمس پور گاؤں کے غیر مسلم شرفاء نے بھی ان پر لعنت بھیجی تھی۔ احمدیت کی مخالفت میں یہ لوگ خدا کے گھروں کو تالے لگوانے سے بھی نہیں چوکتے جس طرح تھراج (پنجاب) کی مسجد میں انہوں نے تالہ لگوادیا وہ بے آباد مسجد جس کو احمدیوں نے صاف کرکے آباد کیا تھا۔ گاؤں کے بے نمازی لوگوں کو نمازی بنایا تھا آج مجلس "تحفظ ختم نبوت" خدا کے اس گھر میں تالہ لگوا چکی ہے۔ اس طرح احمدیوں کی مخالفت میں تھراج مقام پر انہوں نے جو جلسہ منعقد کیا تھا اور جس میں یہ لوگ باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے چند سو نفوس بھی اکٹھے نہ کرسکے تھے احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش بعض دنیادار مسلمانوں کو انہوں نے تحفۃً سونے کی انگوٹھیاں پیش کیں تھیں۔ اور یہ بھول گئے اسلام میں مردوں کے لئے سونا پہننا منع ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ "تحفظ ختم نبوت" والوں کیلئے احمدیت کی مخالفت کے ساتھ ساتھ باقی سب خلاف اسلام کام حلال اور جائز ہیں۔

"تحفظ ختم نبوت" والوں کو اپنے گریبان میں جھانک کر سوچنا چاہئے کہ کب تک وہ شیطان کی طرح جھوٹ بول بول کر احمدیت کے راستہ میں روڑے اٹکاتے رہیں گے۔ ابھی حال ہی میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں جس میں سولہ ہزار سے زائد نو مبائعین شریک ہوئے تھے انہوں نے جھوٹ بول بول کر نو مبائعین کو جلسہ میں آنے سے روکا۔ بعض کو کہا کہ قادیان میں بم پھٹیں گے بعض کو کہا کہ تمہارے گردے نکال لئے جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اب تحفظ والے خود ہی سوچ لیں کہ قرآن مجید کے معیار کے مطابق ان کا مقام ابلیس سے کچھ کم نہیں جس نے اللہ سے کہا تھا کہ جبکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے تو میں حق و صداقت میں دائیں بائیں آگے پیچھے ہر جگہ سے روک ڈالوں گا۔ (الاعراف۔ آیت نمبر ۱۷۔۱۹)

ویسے ہم تحفظ ختم نبوت کی عجیب و غریب اصطلاح پر غور کرکے ان عقل کے اندھے ملاؤں پر افسوس کرتے ہیں کہ جو چیز ختم ہی ہوچکی ہے اس کی بھلا یہ کیا حفاظت کررہے ہیں فرض کیا نبوت ختم ہوگئی تو جو چیز ختم ہی ہوگئی ہے اس کی حفاظت بھلا کیسی حفاظت تو اس چیز کی کی جاتی ہے جو موجود ہے۔

پھر سوچنے والی بات یہ بھی ہے کہ ان کو حفاظت کی ٹھیکیداری دی کس نے کیا قرآن مجید نے کیا احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید تو صاف فرماتا ہے کہ جو بھی ذکر خدا نے قرآن مجید کی شکل میں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں نازل فرمایا ہے ان سب کا محافظ خود اللہ تعالیٰ ہے قرآن مجید نے قرآن کو بھی "ذکر" فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "ذکر" کہا ہے فرمایا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُوْلًا یعنی اللہ نے تمہارے لئے شرف کا سامان یعنی رسول اتارا ہے۔ (الطلاق آیت ۱۰) اور قرآن مجید کے متعلق فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر آیت ۹) کہ یہ ذکر ہم نے اُتارا ہے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں پس اصل محافظ تحفظ بخشنے والی تو خود اللہ کی ذات ہے۔ پھر دیوبندی کی منشاء قرآن کے خلاف تحفظ کی ضمانت اگر ایک مضحکہ خیز ڈھونگ اور ایک تجارت کا ڈھنگ نہیں تو اور کیا ہے۔۔!!!

(منیر احمد خادم)

نکاح و تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الہادی غزالہ کا نکاح مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم نور الحق مظہر صاحب ساکن لاہور کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ ۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو ربوہ میں پڑھا۔ ایجاب و قبول کے معاً بعد وہیں بچی کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے علاوہ ربوہ کے چیدہ چیدہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت نے اس دعائیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انعام غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم منصور احمد صاحب نائب مدیر بدر کو بتاریخ 99-11-8 پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے حضور پُر نور نے "مصوّر احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مقبول احمد صاحب مرحوم آف جمشید پور کا پوتا اور مکرم منیر احمد صاحب خادم مدیر بدر کا نواسہ ہے۔

خوشی کے اس موقعہ پر ادارہ بدر ہر دو افراد خاندان کو دل کی گہرائی سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(قریشی محمد فضل اللہ نائب مدیر بدر)

خطبہ جمعہ

سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے

آنحضرت ﷺ کی مہر نبوت آج تک اسی طرح کام کر رہی ہے جس طرح یہ پہلے کیا کرتی تھی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق یکم اخاء ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾۔ (الانفال:۳)

مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

اسی توکل کے موضوع پر چند احادیث نبوی کا انتخاب کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے مشرکین کے قدموں کی طرف دیکھا جبکہ وہ ہمارے سروں پر آپہنچے تھے۔ اس وقت میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ان میں کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ اس پر آپ نے فرمایا "اے ابو بکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے"۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب)

کیسا پیارا جواب ہے اور اس جواب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر لیا اور شیعوں کے خلاف سب سے بڑی پختہ دلیل یہی ملتی ہے۔ اس سے بڑھ کر پختہ دلیل نہیں ہو سکتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضور پر جب وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کی وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے برے ارادوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا تو حضور ﷺ نے اس رات خیمہ سے باہر جھانکا تو فرمایا کہ اب تم لوگ جا سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ المائدہ)

یہ بھی توکل کی انتہا ہے۔ ہر طرف دشمنی تھی، ہر طرف خطرہ تھا لیکن اس کے بعد کامل توکل سے کام لیا اور صرف اللہ ہی کی حفاظت پر بنا فرمائی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک جنگی مہم پر نجد کی طرف گئے۔ جب حضور صحابہ کے ساتھ واپس آئے تو وہ بھی حضور کے ساتھ واپس لوٹے۔ قافلہ ایک روز دوپہر کو ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درخت تھے۔ آپ نے وہیں پڑاؤ فرمایا اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لئے چلے گئے۔ آنحضرت ﷺ ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام کے لئے چلے گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ یہ وہی توکل کا مضمون چل رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیری حفاظت کروں گا تو اس کے بعد ایک لمحہ بھی آپ نے کسی اور کی مدد پر بھروسہ نہیں فرمایا اور قافلہ سارا پھیلا ہوا تھا، ایک درخت کے نیچے جا کے آپ لیٹ گئے اور اپنی تلوار بھی وہاں لٹکا دی۔ ہم سب سو گئے۔ اچانک کیا سنتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک اعرابی کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس نے سوتے میں مجھ پر میری تلوار سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ یہ کہنے لگا کہ تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ میں نے تین بار کہا اللہ، اللہ، اللہ۔ جب آنحضور ﷺ نے اللہ، اللہ فرمایا تو کانپ کر اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر نیچے گر گئی۔

ایک اور روایت میں جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ ذات الرقاع میں ہم حضور کے ساتھ تھے۔ ایک دن ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس پہنچے۔ ہم نے آنحضرت ﷺ کے آرام کے لئے اس کو منتخب کیا۔ اچانک ایک مشرک وہاں آپہنچا۔ یہ وہی واقعہ ایک اور روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے۔ جب آپ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس نے تلوار سونت لی اور کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں۔ حضورؐ نے اسے جواب دیا 'نہیں'۔ اس نے پھر کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ!۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی تو حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر کہنے لگا کہ آپ درگزر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تھا بھی پکا مشرک۔ جب یہ حضور نے فرمایا اس نے جواب دیا 'نہیں میں گواہی نہیں دیتا لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی لڑائی نہیں کروں گا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہونگا جو آپ سے لڑتے ہیں'۔

اس حدیث میں بہت گہرا سبق یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ وہ موقع تھا کہ جب اس نے انکار کر دیا کہ میں آپ کو اللہ کا رسول نہیں مانتا تو تلوار سے اس کی گردن کاٹنی چاہئے تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صرف اس کے یہ کہنے پر کہ میں آپ سے لڑائی نہیں کروں گا اس کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو اپنے صحابہ کے لئے دعا کرتے کہ اے میرے اللہ تُو ہمیں ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے۔ اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے"۔

عظیم توکّل ہے اور عجیب انکساری ہے۔ یہ نہیں فرمایا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب آسان ہو جائیں۔ فرمایا ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب **تُو** ہم پر آسان کر دے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک بات میں عرفان کی اتنی گہرائی ہے کہ انسان اس میں ڈوب کر حیران رہ جاتا ہے۔

'اے میرے اللہ ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ ہمارے دین کے بارے میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا میں ہمارا مبلغ علم نہ ہو'۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ 'اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)۔

آج کل خصوصیت کے ساتھ جماعت کو پاکستان کے حالات کے پیش نظر اس دعا پر بہت زور دینا چاہئے کہ اے ہمارے رب تجھ پر ہی توکل ہے ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو بندوں پر رحم نہ کرتا ہو۔

حضرت معاذ بن رفاعۃ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ممبر پر چڑھے

اور پھر بے اختیار رو دئے اور فرمایا کہ آنحضور ﷺ پہلے سال جب ممبر پر چڑھے تو رونے لگے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی خیر نہیں ہے جو کسی کو مل سکتی ہے"۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)۔

یقین کامل ہو تو عافیت لازماً عطا ہوتی ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات اسی توکّل کے ضمن میں بیان کرتا ہوں۔ "دنیا میں سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے۔ باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں۔ بھلا بتلاؤ کہ ظن بھی کچھ چیز ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں"۔

یہاں زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانے سے مراد یہ رفع نہیں ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ زمین کو چھوڑ کر زندہ آسمان پر چڑھ گئے۔ مراد یہ ہے کہ روحانی ترقی اور روحانی رفع ہو ہی نہیں سکتا جب تک یقین کامل نہ ہو۔

"خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسے ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پرواہ ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں"۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۹،۴۷۰۔ مطبوعہ لندن)

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے نوٹس پر مشتمل کاغذات کو دیکھتے ہوئے فرمایا:

آج تو میں نے ان کو مضمون کہا تھا کہ اتنا دیں کہ گھنٹے کے قریب پورا ہو جائے لیکن یہ تو دیکھتے دیکھتے گزر گیا تھوڑا سا رہ گیا باقی، جتنا بھی ہو۔

فرماتے ہیں: "یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول، طبع جدید صفحہ ۴۴۴)

اب یہ دستگیری شرط بتائی ہے یقین کی۔ وہ لوگ جو یقین کرتے ہیں اور پھر خیال کرتے ہیں کہ ہمیں کامل یقین ہے اور دستگیری کے لئے دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ان کی دستگیری خدا نہیں کرتا۔ اس کا مطلب ہے یقین نہیں ہے۔ اگر خدا ان کی دستگیری کرتا تو کبھی بھی وہ دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔

پھر حضورؑ فرماتے ہیں: "تین روحانی مراتب کی حالتیں ہیں جن میں سے پہلی حالت علم الیقین کے نام سے موسوم ہے اور دوسری حالت عین الیقین کے نام سے نامزد ہے اور تیسری مبارک اور کامل حالت حق الیقین کہلاتی ہے۔ اور انسانی معرفت کامل نہیں ہو سکتی اور نہ کدورتوں سے پاک ہو سکتی ہے جب تک حق الیقین تک نہیں پہنچتی کیونکہ حق الیقین کی حالت صرف مشاہدات پر موقوف نہیں بلکہ یہ بطور حال کے انسان کے دل پر وارد ہو جاتی ہے اور انسان محبت الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑ کر نفسانی وجود سے بالکل نیست ہو جاتا ہے"۔

یہ حق الیقین کوئی دیکھنے سے تعلق رکھنے والی بات نہیں ہے جیسے دھواں اٹھتا دیکھو تو معلوم کر لو کہ شاید آگ جل رہی ہو گی بلکہ آگ میں پڑ جانا یعنی محبت الٰہی کی آگ میں فنا ہونے ہی کا نام حق الیقین ہے۔

"اپنے نفسانی وجود سے بالکل نیست ہو جاتا ہے اور اس مرتبہ پر انسانی معرفت پہنچ کر قال سے حال کی طرف انتقال کرتی ہے اور سفلی زندگی بالکل جل کر خاک ہو جاتی ہے اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کی گود میں بیٹھ جاتا ہے جیسا کہ ایک لوہا آگ میں پڑ کر بالکل آگ کے رنگ میں آ جاتا ہے اور آگ کی صفات اس سے ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں ایسے ہی اس درجہ کا آدمی صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر متصف ہو جاتا ہے اور اس قدر طبعاً مرضات الٰہیہ میں فنا ہو جاتا ہے کہ خدا میں ہو کر بولتا ہے اور خدا میں ہو کر دیکھتا ہے اور خدا میں ہو کر سنتا ہے اور خدا میں ہو کر چلتا ہے گویا اس کے جبّہ میں خدا ہی ہوتا ہے اور انسانیت اس کی تجلیات الٰہیہ کے نیچے مغلوب ہو جاتی ہے"۔ (حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴،۲۵ مطبوعہ لندن)۔

یہ کامل حالت آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اس کی پیروی کی توفیق حضرت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اب تک حضور ہی کی راجدھانی چل رہی ہے اس لئے یہ کمال ختم نبوت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مہر نبوت آج تک اسی طرح کام کر رہی ہے جس طرح پہلے کیا کرتی تھی۔ اگر یہ مہر نہ لگتی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی نبی نہیں بن سکتے تھے۔

"اگرچہ انسان کو بشریت کے تقاضا سے اضطراب ہوتا ہے مگر وہ خاصہ بشریت ہے اور سب انبیاء بھی اس میں شریک ہیں جیسے کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اضطراب ہوا تھا۔ مگر عام لوگوں میں اور انبیاء میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاء کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی"۔ اس وقت جو اضطراب کی کیفیت تھی اس میں مایوسی کا سوال تک نہیں تھا۔ "ان کو اس امر پر پورا یقین ہوتا ہے کہ خدا ضائع کبھی نہیں کرے گا۔ میرا یہ حال ہے کہ اگر مجھے جلتی آگ میں بھی ڈالا جاوے تو بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہوں گا۔ اضطراب تو ہو گا کہ آگ ہے اس سے انسان جل جاتا ہے مگر امید ہوتی ہے کہ ابھی آواز آئے گی یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ"۔ اے آگ ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی کا باعث بن جا ابراہیم پر۔ "لیکن دوسرے لوگوں کے اضطراب میں یاس ہوتا ہے خدا پر انکو توقع نہیں ہوتی اور یہ کفر ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم، طبع جدید، حاشیہ، صفحہ ۱۳۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہم کو تو خدا پر اتنا بھروسہ ہے کہ ہم تو اپنے لئے دعا بھی نہیں کرتے کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے"۔

یہ بھی ایک بہت ہی عظیم حالت ہے عرفان کی۔ حضرت موسیٰؑ نے جس طرح عرض کیا تھا رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ اس نے کوئی خیر مانگی نہیں تھی کہ مجھے فلاں چیز عطا کر دے۔ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ میں تو فقیر بیٹھا ہوں جو تُو بہتر سمجھتا ہے وہی مجھے عطا کر اور اس دعا کے ذریعہ سے آپ کو سب کچھ مل گیا۔

"حضرت ابراہیمؑ کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بَلٰی وَلٰکِنْ اِلَیْکُمْ لَا۔ ہاں حاجت تو ہے مگر تمہارے سامنے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے ہی آگے دعا کرو تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا عِلْمُهٗ مِنْ حَالِیْ حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں"۔

(ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۴۴۴،۴۴۵)

پھر فرماتے ہیں: "میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہو گی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے"۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا اور آپ ہی کی برکت سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ بھی اسی سے ملتا ہوا سلوک ہوا کرتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو دل کی کیفیت ہے اس کو صرف وہی دل جانتا ہے جس پر یہ گزرتی ہے کہ میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہو جاتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ "جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق اور سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو"۔

"ان دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا"۔

(ملفوظات جلد اول طبع جدید صفحہ ۲۱۶،۲۱۷)

ایک دفعہ جب غم قریب آنے والا تھا اس وقت الہام ہوا تھا "اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ" وہ دن اور پھر وفات کے دن تک غم قریب نہیں آیا۔ (حضور ایدہ اللہ نے اپنی انگشت مبارک

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

میں پہنی ہوئی 'الیس اللہ بکاف عبدہ' والی انگوٹھی حاضرین کو دکھاتے ہوئے فرمایا ،"یہ وہی انگوٹھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس وقت میں نے پہنی ہوئی ہے ")۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم ، طبع جدید ، صفحہ ۲۹۲،۲۹۳)

پھر فرماتے ہیں:"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں ، قرآن شریف پڑھتا ہوں ، شرک سے بیزار ہوں ، نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں۔ لیکن مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اِس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے۔ وہی خدا داد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے کہ جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں"۔

- بہت ہی فکر کی بات ہے سب کے لئے۔ یہ روشنی جب تک نصیب نہ ہو تمام اعمال صالحہ وہم سے ہی ہوا کرتے ہیں۔

"اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے؟ جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام محنتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے۔ مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ کیسا مشکل کام ہے۔ آہ صد آہ"۔

(ایام الصلح ، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۵،۲۴۶)

یہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کفارے کی تردید بھی موجود ہے کسی دوسرے کے خون سے نہیں اپنے خون سے یہ نجات ملا کرتی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:"نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے۔ وہ مجرم اور سرکش کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اس کے دنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے ، نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچاوے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر ایک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے کہ وہ مجھے جلا دے گی ۔ تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے کھا لے گا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ بے شمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ تمہیں ہلاکت تک پہنچائے گی تم فی الفور اس سے رک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا ۔ پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اس مرغزار میں چر نہیں سکتی جس میں شیر سامنے کھڑا ہو۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے تو تم تو انسان ہو۔ اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہو تو یقین ضرور اسے گناہ سے بچا لے گا اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں۔ کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کم تر ہے جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ کاش میں کس دف کے ساتھ اس کی منادی کروں کہ گناہ سے چھڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے۔ خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے"۔

(نزول المسیح ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۱،۴۷۲،۴۷۳.مطبوعہ لندن)

"وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمے تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے"۔

بہت ہی عارفانہ کلام ہے اور یہی وہ چیز ہے جسے لوگ بھول جاتے ہیں۔

"اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے اور وہ مَرْکَبْ یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا۔ کس قدر اس کی تیز رفتار ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی ہے اور زمین پر پھیلتی ہے وہ بھی اس کی سرعتِ رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی"۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۴)

پھر فرماتے ہیں:"صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں ۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں"۔

پھر فرماتے ہیں:

"اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت او رصدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟، کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا ۔ میں اس کے ساتھ ، وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اُس کا جلال چمکے اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پُشتِ مَن
آں منم کاندر میانِ خاک و خون بینی سرے

(انوار الاسلام ، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۳)

میں وہ نہیں ہوں کہ جنگ کے روز تم میری پیٹھ دیکھ سکو۔ میں وہ ہوں کہ خاک و خون میں لتھڑا ہوا میرا سر دیکھ سکتے ہو مگر پیٹھ نہیں دیکھ سکو گے۔

یہ اقتباسات تھے جس میں کامل توکّل کا مضمون بہترین رنگ میں بیان ہوا ہے۔ اس سے بہتر کوئی الفاظ اس مضمون پر روشنی نہیں ڈال سکتے۔ اور وہی لوگ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو پہچانتے اور اس کی قدر رکھتے ہیں وہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

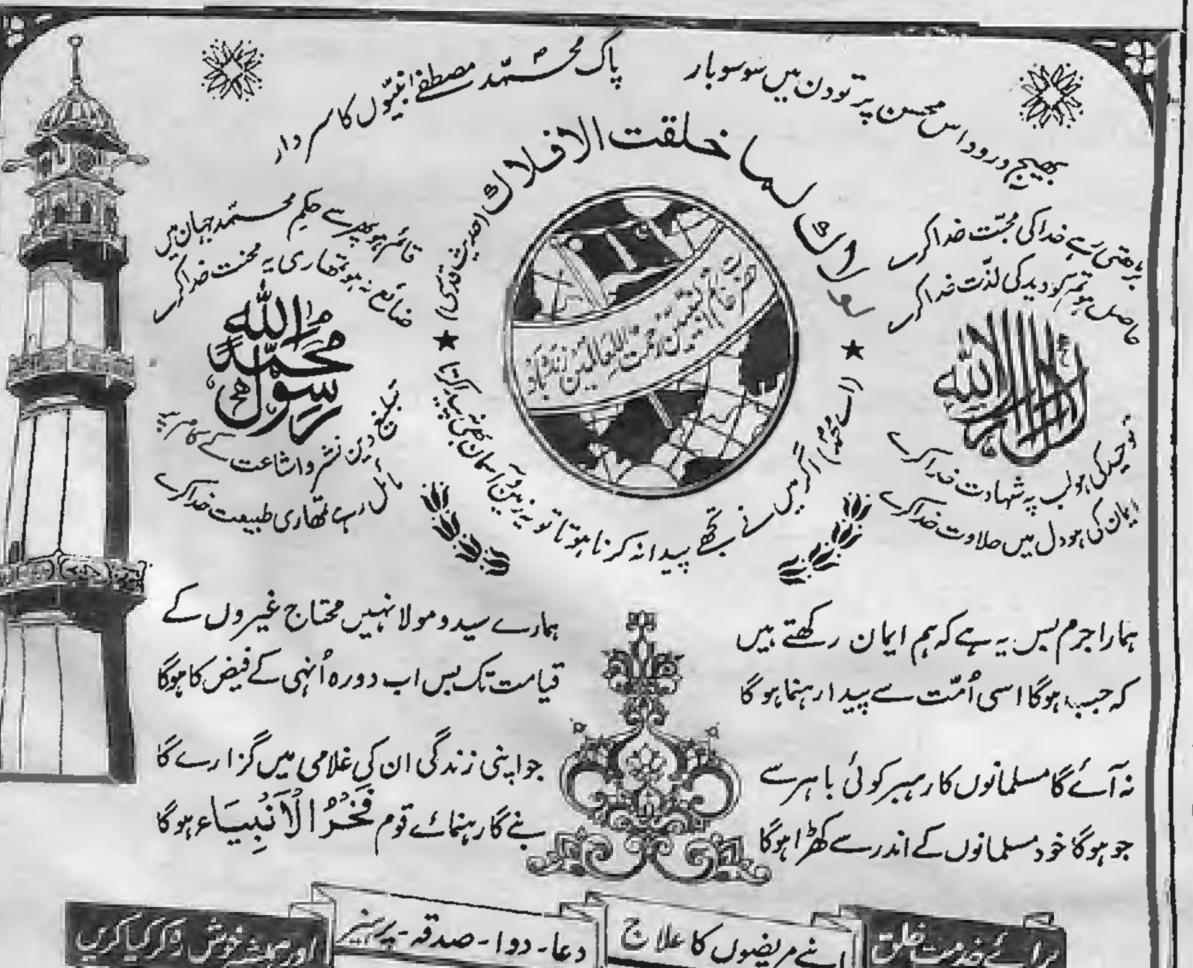

بقیہ:-خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

حضرت کریم الدین صاحبؓ
ابن چودھری امیر بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ

تعارف:- آپؓ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے ایک سکول میں بطور نائب مدرس متعین تھے۔ بیعت سے قبل کئی مرتبہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور پھر گاؤں سے پیدل چل کر قادیان پہنچے اور زیارت و بیعت کی توفیق پائی۔

روایات:- ۱۸۹۶ء کے تقریباً نصف حصہ میں بذریعہ خواب بندہ کو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت جبکہ حضورؑ اونٹنی پر سوار تھے' ہوئی۔ اور پھر بندہ کو حضورؑ کی زیارت بصورت اکیلے ہونے کے جبکہ ایک ایسے کھیت میں سے گزر رہے تھے جو کہ تازہ تازہ جوتا گیا تھا اور مٹی کے ابھی بڑے بڑے ڈھیلے تھے اور حضورؑ اس میں سے میری طرف کو آرہے تھے' ہوئی۔ اور حضورؑ نے بڑے تپاک اور محبت سے بندہ سے مصافحہ کیا اور بندہ اس حالت میں بہت خوش ہوا۔ خواب ہی میں اس سے پہلے ایک نقشبندی پیر سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا اور اس پیر نے میرے ہاتھ کو پرے ہٹا کر کہا کہ چل بے دین۔ اس کے بعد حضورؑ سے ملاقات ہوئی اور حضور بڑے تپاک سے ملے۔ یہ سب عالمِ رؤیا کی باتیں ہیں۔

ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ چوہدری نبی بخش صاحب حوالدار پولیس کو جو کہ حضور سے شرف بیعت حاصل کر چکے تھے، الہام ہوتا ہے۔ میں نے حضور کی کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی مجھے اس وقت تحقیق کا مادہ تھا کیونکہ میں بچہ ہی تھا اور دینی تعلیم بھی میری کوئی نہیں تھی۔ صرف قرآن مجید ناظرہ بے ترجمہ پڑھا تھا اور اس وقت میری دنیوی تعلیم صرف نارمل پاس کی تھی اور میں قلعہ صوبا سنگھ میں نائب مدرس تھا۔

(حضورؒ نے اس موقعہ پر حاضرین جلسہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ کیا قلعہ صوبا سنگھ سے حضرت کریم الدین صاحبؓ کی اولاد میں سے کوئی اس وقت یہاں موجود ہے؟)

پہلی بار مَیں پیدل ہی قادیان پہونچا۔ جب میں یہاں آیا تو اِدھر اُدھر پھر تارہا۔ ایک دن میں نے حکیم فضل دین صاحب بھیروی سے ذکر کیا کہ میں نے حضورؑ کی بیعت کرنی ہے تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ میں نے سمجھا کہ یوں ہی لڑکا اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں میری بیعت کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت اقدسؑ نے منظور فرمایا اور اپنے ہاتھ میں میرا ہاتھ لیکر صرف مجھ اکیلے ہی کو شرفِ بیعت عطا فرمایا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جیسا خوابوں میں دیکھا تھا آکر بعینہٖ ویسا ہی دیکھا کہ خداوند تعالےٰ کی خاص محبت عظمیٰ ہے جو کہ مجھ پر ہوئی ورنہ معلوم نہیں میری کیا حالت ہوتی اور میرا نام اصحابِ بدر میں نمبر ۶۸ یا ۶۹ پر جو کہ ضمیمہ انجامِ آتھم میں فہرست دی گئی ہے، ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵، صفحہ ۳۸ تا ۴۰)

حضرت ڈاکٹر علم الدین صاحبؓ
ابن میاں قطب الدین صاحب سکنہ کڑیانوالہ ضلع گجرات

تعارف:- آپ اندازاً ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ آپ کے دوست تھے۔ آپ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں بیعت کرنے کے لئے قادیان گیا تو ہر طرف سے السلام علیکم، السلام علیکم کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے حضرت صاحب کو دیکھ کر حضور کی خدمت میں بیعت کی درخواست کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا، ابھی نہیں۔ جس دن واپسی تھی اس دن حضورؑ نے بیعت قبول فرمائی۔

۱۶/جولائی ۱۹۷۲ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

روایت:- "میری موجودگی میں سیالکوٹ کی طرف سے تین مولوی لمبی داڑھیوں والے آئے اور آکر حضور کی بڑی تعریف کی اور کہنے لگے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ اسلام کے شیدائی ہیں۔ دن رات اسلام کی خدمت پر کمربستہ رہتے ہیں اور فی الواقع آپ اس زمانہ کے امام ہیں مگر یہ جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ آپ نے کیا ہے اگر آپ یہ چھوڑ دیں تو سارا زمانہ آپ کو امام ماننے کے لئے تیار ہے۔ حضور کو یہ سن کر بڑا جوش آگیا۔ حضور نے فرمایا کہ کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں نے یہ منصوبہ کیا ہے اور دن بھر میں اندر بیٹھ کر تصنع اور بناوٹ سے خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا رہتا ہوں اور پھر باہر آکر سنا دیتا ہوں۔ کیا صداقت اور جھوٹ کا اجتماع بھی کبھی ہوا ہے کہ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ میں اسلام کا ایک بے نظیر خادم ہوں اور زمانہ کا امام کہلانے کا مستحق ہوں۔ دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ میں اس قدر گندہ ہوں کہ نعوذ باللہ خدا پر اِفترا کرتا رہتا ہوں یہ بھلا کیسے ہوسکتا ہے"۔ (رجسٹر روایات نمبر ۱۰۔ صفحہ ۴۱ تا ۴۴)

حضرت بابو غلام محمد صاحب ثانیؓ
ابن حضرت غلام محمد صاحب اوّلؓ سکنہ لاہور

تعارف:- آپ ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے اور ۲۵/اپریل ۱۹۴۶ء کو وفات پائی۔ آپ کا سنِ بیعت ۱۸۹۷ء ہے۔ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "مارچ ۱۸۹۷ء میں ہم لاہور کے کافی نوجوانوں نے جو سب تعلیم یافتہ تھے، جن کی تعداد یاد نہیں رہی، ارادہ کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو قادیان جاکر دیکھنا چاہئے کیونکہ باہر تو انسان تصنع سے بھی بعض کام کر سکتا ہے۔ اگر اس کے گھر میں جاکر دیکھا جائے تو اصل حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص نے الگ الگ اعتراضات سوچ لئے تھے جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال صاحب، مولوی سعد الدین صاحب (ایڈووکیٹ) وغیرہ بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔ جب قادیان پہنچے اور حضور علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے آتے ہی ایک تقریر کے رنگ میں ہمارے ایک ایک اعتراض کو لے کر اس کا جواب دینا شروع کیا اور سب اعتراضات کے جواب دیدئے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب، چودھری سر شہاب الدین صاحب، ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال صاحب اور مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری اور خاکسار نے بیعت کرلی۔ رات کھانے کے بعد جب چارپائیاں تقسیم ہوئیں تو میری چارپائی پر سر شہاب الدین صاحب نے قبضہ کر لیا۔ حضورؑ آئے تو مَیں نے بتایا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ آپ ٹھہریں، مَیں آپ کے لئے اَور چارپائی لاتا ہوں۔ مگر جب کافی دیر گزر گئی اور چارپائی نہ آئی تو مَیں نے صحن کے دروازے سے اندر جھانک کر دیکھا تو ایک شخص جلدی جلدی چارپائی بُن رہا تھا اور حضور دِیا لے کر اسے روشنی کئے ہوئے تھے۔ حضور کی یہ حالت دیکھ کر مجھے شرم آئی اور مَیں آگے بڑھا اور عرض کی کہ حضور دِیا مجھے پکڑا دیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تو ایک ہی پھیرا باقی ہے۔ حضورؑ کا یہ اخلاق دیکھ کر مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میرے آنسو نکل آئے اس وقت میں حضور علیہ السلام

زکوٰۃ

☆۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

صدقۃ الفطر۔ اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں۔ حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ جن کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو قریباً اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/14 روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/14 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیوگان۔ یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر کہہ رہا تھا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا ہرگز نہیں ہو سکتا"۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بہت مزے لے لے کر کیا کرتے تھے۔ آپ گھڑیوں کی مرمت کرنا بھی خوب جانتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپ ہی کو اپنی گھڑی دکھایا کرتے تھے اور اگر ضرورت پڑتی تو آپ ہی کے ذریعہ منگوایا کرتے تھے۔

روایت:- ایک دفعہ خاکسار لوہاری دروازے سے گزر رہا تھا کہ جعفر زٹلی نے کہا کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے ہیں- کچھ اہل ہنود سن کر بولے کہ میاں یہ روز ہی مرزا صاحب کو مارتا ہے- کئی دفعہ اس نے ایسا کیا ہے- ہم آریہ ہیں مگر آرزو رکھتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی مثال کوئی آدمی اس علم اور فضل کا ہمارے دیکھنے میں ہماری جماعت میں آتا تو ہم اسے اوتار مانتے مگر یہ لوگ کس دریدہ دہنی سے گالیاں دیتے ہیں اور اس کے لئے کیا کچھ تجویز کرتے ہیں- کاش کہ وہ ہم میں آتے- آخری دفعہ جب حضور نے پیغام صلح لکھا ہے- ہم نے وہ چھپوا کر یونیورسٹی ہال میں وہ لیکچر سنانا تجویز کیا- چیف کورٹ کے چیف جسٹس پرتھوی چندر پریذیڈنٹ ہوئے- لیکچر پُرامن طور پر سنایا گیا- یہ لیکچر حضور کی وفات کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے پڑھا تھا- بڑے بڑے اہل ہنود کی ایک پارٹی لیکچر سننے کے بعد لیکچر پر رائے زنی کرتے ہوئے نکلی جن کا چیف ماسٹر ایشری پرشاد نام ایک بہت بڑا ایلیٹیشن گویا ہوا: "سودا بڑا مہنگا ہے- مگر جس قیمت پر بھی ملے اسے خرید لو"- ہال حاضرین سے بالکل پُر تھا- (رجسٹر روایات نمبر ۹ صفحہ ۲۱۴)

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ

ابن چودھری عطر الدین صاحب سکنہ کھیوہ

تعارف:- آپ کا سن ولادت اندازاً ۱۸۵۵ء ہے۔ ۱۸۹۷ء یا ۹۸ء میں بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ ۲۶ر نومبر ۱۹۴۶ء کو آپؓ نے وفات پائی۔

آپ مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کے مرید تھے جن سے ان کے کشوف و الہام بھی سنا کرتے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ الہام کیا تو مولوی محمد عبداللہ صاحب کے دل میں حضرت اقدس علیہ السلام کی محبت داخل ہو گئی۔ ۱۸۹۷ء میں آپؓ نے ایک خواب دیکھنے کے بعد تحریری بیعت کی اور کچھ عرصہ بعد قادیان جا کر زیارت کا شرف پایا۔

روایات:- "جب حضرت اقدس علیہ السلام سیالکوٹ لیکچر کے لئے تشریف لائے اس سے چند روز پہلے ایک بڑھیا ہمارے گاؤں میں آئی۔ اس کا نام دولتے تھا اور وہ موضع بھوپال والے کی تھی، سقہ قوم کی تھی۔ مستورات میں بیٹھ کر رونے لگی اور جہاں بھی بیٹھے روتی ہی رہے۔ مستورات نے اسے کہا کہ باہر مولوی صاحب ہیں ان کے پاس جا۔ وہ میرے پاس آئی اور رونے لگی۔ میں نے کہا مائی کیوں روتی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک چیز خواب میں دیکھی ہے وہ نظر نہیں آتی۔ پنجاب میں تلاش کیا ہے، عرب میں جا کر تلاش کیا ہے مگر وہ نظر نہیں آئی۔ میں نے کہا تو اپنا پتہ لکھا دے، میں تمہیں خط لکھوں گا، تم آ جانا اور وہ چیز دیکھ لینا۔ جب سیالکوٹ کے جلسہ کی تاریخ مقرر ہوئی تو میں نے اسے خط لکھ دیا کہ سیالکوٹ میں فلاں تاریخ تک آ جاؤ اور میر حسام الدین یا سید حامد شاہ کے مکان کا پوچھ لینا۔ جب حضرت اقدس سیالکوٹ تشریف لائے تو وہ بوڑھیا بھی وہاں آ گئی۔ میں اور مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلمی اور چند دوست اَور، میر حامد شاہ صاحب والی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ باہر سے کسی شخص نے میرا نام لے کر بلایا۔ میں باہر نکل آیا۔ مسجد کے باہر مائی دولتے کھڑی تھی۔ میں نے کہا آ گئی۔ کہنے لگی اپنے گاؤں کی بیبیوں کو جا کر کہہ دینا کہ وہ مائی جو روتی تھی اب نہیں روتی، جو کچھ اس نے دیکھنا تھا دیکھ لیا۔

بعد ازاں وہ بیبیاں جو اس وقت حضرت کے پاس موجود تھیں۔ ان میں سے ایک عورت راجن بی بی تھی۔ اس نے بیان کیا کہ جب یہ بوڑھیا آئی اور حضرت صاحب کو دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا لئے اور کہا کہ "ہے شاباشے تُو یہاں پنجاب میں ہی تھا، میں تو عرب میں بھی تجھے ڈھونڈتی پھری"۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۰۔ صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ESTD:1[illegible]8
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ

ابن میاں کرم الدین صاحب سکنہ راجیکی ضلع گجرات

تعارف:- آپ ۱۸۷۷ء اور ۱۸۷۹ء کے بین بین بھادوں کے مہینہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور ۱۸۹۹ء میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ آپ صاحبِ کشف و الہام صوفی منش بزرگ تھے۔ جن پر مسیح موعود علیہ السلام کی عقیدت و برکت نے ایک غیر معمولی عاشقانہ رنگ چڑھا دیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے پُرجوش اور سرگرم عمل مبلغ اور مناظر تھے۔ آپ پنجابی، اردو، عربی اور فارسی کے زبردست شاعر تھے۔ آپ کو اپنا کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دربار میں پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔

روایت:- حافظ آباد کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک شخص الٰہی بخش رہا کرتا تھا۔ اسے ایک دفعہ بعض احمدیوں نے قادیان لانے کے لئے تیار کیا۔ وہ تیار ہو گیا۔ بٹالہ اترنے سے پہلے اسے بخار آ گیا۔ بخار کی حالت میں ہی وہ بٹالہ سٹیشن پر اترا۔ آگے مولوی محمد حسین بٹالوی ملا۔ اس نے دیکھا کہ یہ شخص بخار کی حالت میں قادیان جا رہا ہے اس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو تجھے رستہ میں ہی بخار نہ ہو جاتا اور کہا کہ وہاں تو دکانداری ہے، وہاں ہرگز مت جانا۔ مگر اُس نے کہا ایک دفعہ تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ وہ قادیان آیا۔ حضرت اقدس کی مجلس میں بیٹھا ہی تھا کہ حضور نے فرمایا۔ ہمارے بعض مخالف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہاں دکانداری ہے۔ بیشک یہ دکان ہے مگر یہاں سے خدا اور اس کے رسول کا سودا ملتا ہے۔ یہ بات سن کر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کا ایمان تازہ ہوا اور معاً تیز بخار بھی اتر گیا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲۔ صفحہ نمبر ۱۴۰ تا ۱۴۱)

حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ

ابن حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ رئیس لاہور

تعارف:- آپ ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سن بیعت ایک روایت کے مطابق ۱۸۹۷ء اور ایک دوسری روایت کے مطابق ۱۹۰۰ء ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم کی تحریک اور اپنے ایک خواب کی بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق پائی۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ امرتسر میں بسلسلہ ملازمت گزارا جہاں آپ چیف مکینیکل ڈرافٹسمین کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ کو تبلیغ کا شوق تھا چنانچہ جن لوگوں نے آپ سے کام سیکھا ان میں سے اکثر کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی مسجد کے ایک امام مولوی نظام الدین صاحب کے دونوں بیٹے آپ کی تبلیغ سے احمدی ہوئے اور پھر کچھ عرصہ بعد مولوی نظام الدین صاحب خود بھی آغوش احمدیت میں آ گئے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور آٹھ بیٹیاں چھوڑیں۔

روایت:- "امرتسر کا واقعہ ہے کہ یہاں پر جنگی شوالہ کے عین سامنے ایک پہلوان عزیز نامی تھا۔ اتوار کا دن تھا۔ اس نے میرے مکان سے مجھے بلا کر حضرت اقدسؑ کی بہت توہین کی اور کہا کہ مرزا صاحب لاہور میں جب فوت ہوئے تو ان کی نعش وہاں پر بہت خراب ہوئی اور اس میں کیڑے پیدا ہو گئے (نعوذ باللہ)۔ اور سخت عفونت پڑ گئی تھی۔ میں نے اس کو کہا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کیونکہ بعض اوقات ایسی باتوں پر اللہ تعالیٰ گرفت کر لیتا ہے۔ ایسا واقعہ لاہور میں ہرگز کوئی نہیں ہوا اور ایسی باتیں بعض اوقات زندگی میں انسان پر خود ہی وبال لے آتی ہیں اور انسان مرتا نہیں جب تک وہ اس قسم کی تکلیف میں خود ہی گرفتار نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد اس رات کا یہ واقعہ ہے کہ وہ اپنے مکان کے اوپر سویا ہوا تھا۔ اس کے مکان کے سامنے ایک پیپل کا درخت تھا اور مکان پر کوئی منڈیر نہ تھی۔ وہ رات کو کسی وجہ سے اٹھا ہے اور پیپل کے درخت پر جس کی شاخیں اس کے کوٹھے پر بھی پھیلی ہوئی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے اس نے اپنا ایک کپڑا دھو کر اوپر ڈالنا چاہا اور اس کا پاؤں پھسل گیا جس سے وہ بازار میں دھڑام سے گر گیا اور ایک آواز پیدا ہوئی جس کو میں نے سنا مگر رات کو اس کا چنداں خیال نہیں کیا۔ یہی سمجھا کہ پٹ رنگ لوگ جو بہت صبح اٹھتے ہیں اُن کی وجہ سے کوئی آواز ہے۔ جب صبح کی نماز کے بعد میں مکان کے نیچے گیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو عزیز پہلوان رات کو مکان کے اوپر سے گرا ہے۔ اس کی حالت نہایت بری ہو چکی تھی۔ وہ مر چکا تھا اور بے شمار کیڑے اُس کے جسم پر چل رہے تھے۔ چونکہ لاش کو اٹھانے کے لئے پولیس کا آنا ضروری تھا اس لئے وہ اس جگہ کافی دیر تک پڑا رہا۔ اس کی لاش پر کپڑا اڈالا ہوا تھا اور اس کے بدن میں سخت عفونت پیدا ہو گئی تھی اور چونکہ اس کے جسم سے خون بھی کافی نکلا تھا اس لئے بہت سے کیڑے اس کے جسم پر آ گئے تھے جس سے اس کی لاش ڈھکی ہوئی تھی"۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۱۔ صفحہ ۳۰ تا ۳۲)

حضرت سید احمد نور صاحب کابلیؓ

ابن سید اللہ نور صاحب کابلی سکنہ موضع قلعہ جدران رااِیوب، خوست افغانستان

آپؓ ۱۸۹۸ء میں تحریری بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں ۱۹۰۲ء میں قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؓ کی وفات ۱۹۵۲ء میں ہوئی۔ آپ ہی چھپ چھپا کر حضرت صاحبزادہ صاحب شہیدؓ کی نعش مبارک کو سنگساری کے میدان سے لائے تھے اور پھر ان کے آبائی قبرستان میں دفن کیا تھا۔

آپ کی بہت سی روایات میں سے صرف ایک روایت میں نے رکھی ہے۔ "۱۹۰۲ء میں جب میں قادیان آیا مغرب کے قریب اسی وقت مسیح موعود نے میری بیعت لی۔ مسیح موعود نے خود بخود مجھے مکان کے لئے زمین عطا کی اور میری شادی بھی بغیر میری تحریک کے کردی۔ میرے بغیر علم کے مجھے رخصتانہ پر بمع چند اشخاص کے بھیج دیا۔ میرے لئے بوری آٹے کی اپنے لنگر سے مقرر کردی اور فرمایا کہ جب تک احمد نور زندہ ہے میرے حساب سے یہ آٹا دیا کرو۔

حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدیؓ

حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدی وطن موضع حبیب والا تحصیل دھام پور ضلع بجنور یوپی کے رہنے والے تھے۔ آپؓ نے ۱۹۰۶ء میں وطن ترک کر کے قصبہ سیوہارہ تحصیل دھام پور ضلع بجنور میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ کی روایت ہے کہ:

فروری ۱۸۹۸ء مطابق رمضان المبارک پورا مہینہ قادیان میں گزارا۔ ۶ر فروری ۱۸۹۸ء کو ہم بہت سے احباب حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے درس میں صبح کے وقت بیٹھے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ اندر سے تشریف لائے۔ بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کو بلایا اور باہر کھڑے ہو کر فرمایا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے پنجاب اور ہندوستان کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں جو بدشکل کے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو ملک میں پھیلنے والی ہے۔ اس کے لئے اشتہار چھپوا کر شائع کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آج ہی اشتہار شائع ہو گیا اور پنجاب اور ہندوستان کے بہت سے مقامات کو روانہ کیا گیا۔

غالباً ۱۹۰۴ء میں جبکہ کرم دین کا مقدمہ چندو لعل مجسٹریٹ کی عدالت میں تھا، میں کوہ دیوبن متصل کوہ چکروتہ پر رہتا تھا۔ ایک دن ایک شخص مسمّی نقی تبتی شیعہ چکروتہ سے سن کر آیا تھا' کہنے لگا تمہارا مرزا مقدمہ میں پھنس گیا ہے۔ مجسٹریٹ بغیر قید کے نہیں چھوڑے گا۔ میں نے کہا کہ یہ خبریں غلط ہیں۔ مجسٹریٹ کی کیا طاقت ہے۔ میں ان اخباروں پر اعتبار نہیں کرتا مگر دل میں خلش ہو گئی کہ خدا جانے کیا معاملہ ہے۔ میں نے رات کو دعائیں کیں۔ پچھلی رات کو میری زبان پر یہ آیا کہ "مرزا صاحب کا بال بھی بیکا نہ ہوگا"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵۔ صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۴)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب

سکنہ میٹیانہ ڈاک خانہ راج پور ضلع ہوشیار پور

تعارف:- آپؓ محکمہ انہار میں ملازم تھے۔ ایک سے زائد مرتبہ خواب میں بتایا گیا کہ قادیان جاکر بیعت کیوں نہیں کرتے۔ اس پر آپ نے بیعت کرلی۔

روایت:- کم ترین ۱۸۸۹ء میں ریاست پٹیالہ میں محکمہ بندوبست میں ملازم ہوا اور کام پیمائش کا کرتا رہا۔ شیخ ہاشم علی سنوری گرداور قانون گو تھا۔ ہماری پڑتال کو آیا اور کام دیکھ کر بہت راضی ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ تمہارے سے قادیان کتنی دور ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بتیس کوس ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خادم ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ ایک مرزا صاحب چوہڑوں کا پیر ہے۔ ایک پیسے بن گیا اور دولت اکٹھی کر رہے ہیں۔ چند روز گزرے تو موضع ہٹ میں ایک بزرگ ولی اللہ کا مزار دیرینہ ہے جس کا نام فتح علی شاہ ہے۔ میری خواب میں اس بزرگ کے مزار میں جناب مسیح موعود آئے۔ میں نے مسیح موعود کو لوئی بچھادی۔ حضرت صاحب اوپر بیٹھ گئے۔ میں انکی خدمت میں حاضر رہا اور خدمت کرتا رہا۔ ایک ماہ تک یہی حالت رہی۔ اس کے بعد میری خواب میں شاہ فتح علی صاحب مزار والے آئے اور فرمایا کہ امام وقت پیدا ہو گیا قادیان میں۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا غلام احمد؟ اس بزرگ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمد صاحب۔ میں ایسا خواب خیال سمجھ کر چپ رہا۔ تھوڑے دنوں کے بعد میری خواب والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں قادیان گئے اور کیوں نہیں بیعت کی؟ جلدی جاکر بیعت کرو۔ میں ارادہ مستقل کرکے رخصت لے کر گھر آیا۔ کچھ خانگی معاملات کی وجہ سے مجھ کو دیر ہوگئی کہ وہی ولی اللہ پھر خواب میں ملے کہ ہم نے تم کو گھر بیٹھنے کیلئے نہیں کہا تھا۔ تم جلد قادیان جاکر بیعت کرلو۔ اس دن کم ترین گھر سے روانہ ہو کر موضع راسگو میں رات جا رہا۔ اس جگہ میرے رشتہ دار تھے انہوں نے کہا۔ ماہ پوہ کے بعد چلیں گے۔ میں نے انکی بات کو مان لیا۔ رات کو مجھے خواب میں شاہ فتح علی صاحب ملے۔ فرمایا پندرہ کوس آگئے ہو اور سترہ کوس باقی ہیں۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کون سی تم کو خوف ہے۔ پھر صبح کو روانہ ہوا قادیان میں پہنچ گیا۔ جناب مسیح موعود صاحب جنوب کی طرف بہت سے آدمیوں کے درمیان سیر کو گئے تھے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ لوگ جنگل میں کیوں جمع ہوگئے؟ لوگوں نے بتلایا کہ مرزا صاحب سیر کو جا رہے ہیں۔ انکے ساتھ جاتے ہیں۔ میں ان لوگوں کے ساتھ ہو کر جا ملا اور جاکر حضرت صاحب کے ساتھ السلام علیکم کیا اور مصافحہ کیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کس جگہ سے آئے۔ میں نے عرض کیا ضلع ہوشیار پور اور موضع میٹیانہ سے آیا ہوں۔ فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ سوہنے خان۔ فرمایا تم وہی سوہنے خان ہو خواباں والے۔ میں نے عرض کیا میں وہی آپ کا غلام ہوں۔ فرمایا۔ تین دن تک رہو تین دن کے بعد بیعت لے لیں گے تین دن کے بعد بیعت لی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۱۲۔ صفحہ نمبر ۱۹۳ تا ۱۹۵)

اب انہوں نے اپنی خوابوں کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ سوہنے خان خواباں والا تمہارے پاس آئے گا۔

حضرت عمر دین صاحبؓ (حجام)

ابن احمد یار صاحب سکنہ قلعہ دار ضلع گجرات

تعارف:- آپ نے ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی اور اسی سال یا ۱۹۰۰ء میں آپ کو دستی بیعت اور زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

روایت: اس جگہ میں ۱۹۰۰ء میں آیا تھا اور آن کر مسجد اقصیٰ میں بیٹھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ! اگر یہ شخص وہی ہے جو میری خواب والا ہے کہ جو کہ تو نے مجھ کو خواب میں افریقہ میں دکھایا تھا تو پھر میں اسکی بیعت کرلوں گا۔ اگر وہ نہ نکلا تو میں اسکی بیعت بھی نہیں کرونگا اور نہ نماز اس کے ساتھ پڑھوں گا اور نہ ہی کھانا کھاؤنگا اور فوراً واپس چلا جاؤں گا۔ یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ اس مسجد میں تشریف لے آئے اور میں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تو بالکل وہی شخص ہے جس کو میں نے افریقہ کے ملک میں خواب میں دیکھا تھا۔ حضور کو شناخت کرنے کے بعد ہفتہ کو بیعت کی اور اجازت لیکر تیار ہو گیا تو حضور نے فرمایا کہ کم از کم حق کو شناخت کرنے کے لئے پندرہ دن یہاں اور ٹھہرو۔ میں نے عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو توفیق بخشے تو میں ہمیشہ آپکی زیارت کرنے کیلئے حاضر ہوتا رہوں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اگر بندے پر کوئی ایسا وقت آجاوے کہ یہاں پہنچنے کی طاقت نہ ہو تو پھر خط ضرور لکھتے رہا کریں۔ میرے خطوط کا حضور نے جو جواب دیا وہ میرے پاس خط موجود ہیں۔ (رجسٹر روایات نمبر پانچ صفحہ ۳۲ تا ۳۴)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ

ولد میاں سراج دین صاحب سکنہ کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

آپؓ نے ۱۹۰۰ء میں بیعت اور زیارت کی توفیق پائی۔

روایت:- ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء سوا چھ بجے۔ اس وقت میرا لڑکا مسمّی عبدالرحیم چار یوم کا تھا کہ پہلی بار بھونچال آیا۔ اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے، ہم باوجودیکہ ایک کچے مکان میں رہتے تھے جو بالکل کمزور تھا محفوظ رہے اور اس واقعہ سے ہمارا ایمان بہت مضبوط اور تازہ ہو گیا۔ اس وقت جو ہمارے گاؤں ڈسکہ میں بڑی بڑی مضبوط بلند بنگیں تھیں جو بادیوں کی حویلیاں مشہور تھیں ان کے پردے گر گئے اور پھٹ گئیں۔ میں اس وقت یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ حیوانات اور پرندے بھی بہت بے تاب ہو گئے تھے اور چلا رہے تھے اور میں نے سمجھا تھا کہ یہ سب مسیح موعودؑ کی برکت تھی کہ ہم کچے اور کمزور مکان میں محفوظ رہے۔

"...... میری بیوی بہت بیمار ہو گئی ڈاکٹروں حکیموں نے لاعلاج کر دیا۔ میں اسکو کھیوہ باجوہ میں لے آیا اس جگہ مولوی عبداللہ صاحب جو حافظ قرآن بھی ہیں (میرا یقین ہے کہ وہ ولی اللہ بھی ہیں) اور حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے صحابی بھی ہیں۔ ان کے پاس لے گیا وہاں میرے سسرال بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تم حضرت مسیح موعودؑ کو دعا کے لئے خط لکھو۔ چنانچہ میں نے دعا کے لئے خط لکھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے خط کا جواب دیا کہ تمہارے لئے دعا کی گئی ہے۔ آپ بھی اچھی طرح دعا کریں۔ یہ خط مجھے دو بجے کے قریب ملا۔ میری بیوی کی یہ حالت تھی کہ کوئی کوئی دم تھا۔ میں خط لے کر شام کے وقت مسجد میں چلا گیا۔ میں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور میں رو رو کر دعائیں کرتا رہا اور مجھے بے ہوشی سی طاری ہو گئی اور میرے دائیں طرف ایک شخص کھڑا ہوا معلوم ہوا۔ مجھے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص حضرت مسیح موعودؑ تھے اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ کوئی فکر نہ کرو تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ مجھے ہوش آگئی۔ جب میں گھر آیا تو خدا تعالےٰ نے میری بیوی کو صحت عطا فرمادی۔ (رجسٹر روایات نمبر پانچ صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲)

حضرت میاں عبدالرزاق صاحبؓ بلڈنگ اوورسیئر

ابن میاں رحیم بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر

تعارف:- آپ کا سن بیعت اور زیارت ۱۹۰۰ء ہے۔ آپ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ کے ہمسائے اور آپ کے دوست کے بیٹے تھے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کے توسط سے ہی بیعت کی۔ جب حضور علیہ السلام لیکچر سیالکوٹ کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے تو دوران قیام لنگر خانہ اور جلسہ گاہ کا بندوبست

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

آپؓ کے سپرد تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں لیکچر لاہور میں بمعہ اہل و عیال حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیالکوٹ کی جماعت نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ایسا جلسہ سیالکوٹ میں بھی ہو جانا چاہئے۔ حضرت صاحب نے منظور کر لیا۔

جب حضرت صاحب کا جلسہ گاہ میں جانے کا وقت ہوا تو راستہ میں جھنڈاں والا محلہ جو ہے اس جگہ کا امام مسجد جو تھا اس نے لڑکوں کی جھولیوں میں راکھ ڈلوا کر بازار کی دکانوں پر بٹھار کھا تھا۔

جب حضرت صاحب واپس قادیان تشریف لے آئے تو وہ حافظ امام مسجد جس نے لڑکوں کی جھولیوں میں راکھ ڈلوائی اسکو طاعون ہو گئی۔ اس کا بہت بھاری کنبہ تھا۔ وہ خود بھی مر گیا اس کا سب خاندان طاعون سے تباہ ہو گیا۔ ان کی ایسی حالت ہو گئی کہ دو کو دفن کر کے آتے دو مر کر اور تیار ہو جاتے۔ ان کے خاندان سے ایک جو بچا وہ بھی پاگل ہو گیا۔ تمام محلہ جھنڈاں والا تباہ ہو گیا۔

(رجسٹر روایات نمبر پانچ۔ صفحہ ۸۸ تا ۹۳)

حضرت مولوی محمد جی صاحبؓ

ابن میر محمد زمان خان صاحب موضع کو کمنگ ضلع ایبٹ آباد۔ مہاجر قادیان

تعارف:- آپ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۰ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی اور ۱۹۰۳ء میں زیارت سے مشرف ہوئے۔

آپؓ فرماتے ہیں:

خاکسار اپنے متعلقین کے پاس موضع داتا میں رہتا تھا۔ ان دنوں ایک حاجی برکت اللہ نام جو اکثر عربستان یا کاشغر میں رہتا۔ پنجاب سے حضرت اقدسؑ کا تصنیف کردہ رسالہ ہمراہ لایا اور موضع داتہ کے امام مسجد کو طلوع آفتاب کے وقت محراب میں لا کر دیا۔ اور کہا پنجاب میں سنا ہے کہ پہلے یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اب نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ مولوی صاحب کے ہاتھ سے ایک یاغستانی طالبعلم نے رسالہ لیکر پڑھا اور گالیاں دینی شروع کیں۔ خاکسار کی عمر اس وقت چھوٹی تھی کھیل میں مشغول تھا۔ مولوی صاحب کو کہتے سنا کہ گالیاں نہ دو یہ شخص خدا رسیدہ ہے۔ لیکن طالبعلم باز نہ آیا۔ کچھ دنوں کے بعد قصبہ مانسہرہ میں ایک شخص عیسائی ہوا اور وہاں کا جو نامی مولوی تھا وہ پادری سے مغلوب ہوا۔ یاغستانی مذکور کے دل کو اس سے صدمہ ہوا۔ اس نے پڑھائی چھوڑ دی۔ حضرت اقدس کی کتاب ازالہ اوہام منگوا کر مطالعہ میں لگ گیا۔ عصر کے بعد اس نے کتاب ختم کی۔ امام مسجد گھر کو جا رہے تھے کہ طالبعلم مذکور نے کہا مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا پہلے تم گالیاں دینے سے باز نہیں آتے تھے اب نوبت بانیجا رسید۔ تم یاغستان کے ہو تمہیں زندگی سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ گاؤں کے لوگ بھی تیرے دشمن ہو جائیں گے۔ یہ عقیدہ دل میں رکھو۔ طالبعلم نے کہا میں پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ مولوی صاحب گھر چلے گئے۔ گاؤں کے سنجیدہ لوگ دوسرے دیہات سے مولویوں کو مباحثہ کے لئے منگواتے۔ یاغستانی کہتا میں طالبعلم ہوں للعہ (چار) روپے اس کتاب پر میں نے خرچ کیئے ہیں۔ اگر اس کی ایک دلیل باطل کر دکھاؤ گے تو میں اس کو تمہارے سامنے جلا دونگا۔ ملا لوگ عاجز رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گاؤں کے کچھ اور لوگ بھی احمدی ہو گئے۔ خاکسار کی عمر چھوٹی تھی لیکن احمدیوں کے آگے مولوی مغلوب ہوتے دیکھ کر خاکسار احمدیوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا اور احمدی کہلاتا۔ جب قادیان سے راجہ عطا محمد خان یاڑی پورہ کشمیر کا باشندہ قادیان سے داتہ پہنچا۔ اس کے کچھ ماہ کے بعد خاکسار نے بیعت کا کارڈ لکھا جس کا جواب حضرت اقدس کی طرف سے پہنچا۔

(رجسٹر روایات نمبر آٹھ۔ صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

ارشاد نبویؐ

خیر الزّادِ التقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینٹنک لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش 243-0794, 27-0471

منقولات

حج کیلئے بھارت کا کوٹہ ۲۰۰۰ میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار ہو جائے گا

نئی دہلی ۱۹ر نومبر (آئی این ایس) سعودی عرب ۲۰۰۰ میں بھارتی حاجیوں کا کوٹہ بڑھا کر ایک لاکھ ۲۰ ہزار کرنے کو راضی ہو گیا ہے جو اس وقت ۹۱ ہزار ہے۔ مرکزی حج کمیٹی کے چیئرمین تنویر احمد نے یہ جانکاری دی ہے۔ ان کے مطابق سعودی عرب کے وزیر حج عیاد مدنی نے کوٹہ بڑھانے کی اپنی سرکار کے فیصلہ کی جانکاری اس وقت دی۔ جب ایک بھارتیہ وفد نے ریاض میں ان سے ملاقات کی تنویر احمد نے کہا کہ کوٹہ بڑھانے سے ۲۹ ہزار زاید حج زائرین کو مکہ مدینہ بھیجنے کا موقعہ ملے گا۔ تنویر احمد کے مطابق آئندہ سفر حج کمیٹی کو ابھی تک ۴۷ ہزار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

دماغی بخار مغربی یوپی ہریانہ اور پنجاب میں بھی پھیلنے کا امکان

یہ مرض سوروں و کتوں سے مچھروں کے ذریعے انسانوں میں پہنچتا ہے

شمالی بھارت میں دماغی بخار کے پھیلنے کے امکان سے وزارت صحت میں ہنگامہ مچ گیا ہے ابھی تک یہ صرف مغربی بنگال بہار اور مشرقی اترپردیش تک ہی محدود رہتا تھا مگر اس بار اس میں مغربی یوپی ہریانہ اور پنجاب تک بھی توسیع ہو گئی ہے۔

اس بخار کے جراثیم گندگی اور کھڑے پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور وہ سوروں۔ بکریوں اور کتوں میں ان کی طرف سے پئے جانے والے پانی اور خوراک کے ذریعے داخل ہو جاتے ہیں ان سے یہ بیماری مچھروں کے ذریعے انسانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ ان مچھروں کے کاٹنے سے یہ خطرناک بیماری پھیل جاتی ہے۔ دماغی بخار سے مریض کو تیز بخار ہو جاتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں میں طاقت ختم ہو جاتی ہے اور اگر فوری علاج نہ کیا جائے تو مریض دم توڑ دیتا ہے۔ یہ مرض سب سے پہلے جاپان میں پھیلا تھا۔ اس لئے اس کو عموماً جاپانی بخار بھی کہا جاتا ہے۔ ابھی تک اس کا کوئی موثر علاج سائنسدان تلاش نہیں کر پائے ہیں۔ اس کے انجکشن بہت مہنگے ہیں اور بھارت میں کمیاب بھی ہیں۔ دو سال پہلے پٹنہ میں اس نے وبا کی شکل اختیار کر لی تھی اس پر کنٹرول کرنے کیلئے سرکار کے حکم سے ہزاروں سور ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ مشرقی یوپی کے گورکھپور، دیوریا، وغیرہ اضلاع کے سینکڑوں لوگ اس کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس مرض نے اپنے پاؤں مغربی یوپی دہلی ہریانہ اور پنجاب میں بھی پھیلائے ہیں۔ مرکزی وزارت صحت نے شمالی بھارت کے ان صوبوں کو اس جان لیوا بیماری کا سامنا کرنے کیلئے چوکس کر دیا ہے۔ ان صوبوں کو صفائی مہم تیز کرنے کو بھی کہا گیا ہے تاکہ اسکے جراثیم نہ پھیلنے پائیں۔

مسجد میں رنگ پھینک کر شہر کی فضاء خراب کرنے والے چار گنیش بھگت گرفتار

مالے گاؤں ۲۵ر ستمبر ۹۹ء موصولہ خبر کے مطابق بروز جمعہ مالے گاؤں مارکیٹ یارڈ و بیاپاری گنیش منڈل کا جلوس مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا کہ کچھ شر پسند نوجوانوں نے مسجد کی مینار پر رنگ سے بھرا تھیلا اچھال دیا۔ تھیلا مینار کے اوپری حصہ پر لٹک گیا اور اس میں بھرا ہوا سارا رنگ مسجد میں بکھر گیا جس بنا پر نمازیوں و گنیش بھگتوں نے خوب ایک دوسرے کو اٹھا پٹک کے ساتھ بالٹی لوٹے لاٹھی ڈنڈے و اینٹ پتھر سے حملہ شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے زبردست مذہبی فساد برپا ہو گیا اطلاع ملتے ہی عین وقت پر ضلع مجسٹریٹ نے کثیر تعداد میں پولیس کے ساتھ پہنچ کر شہر کی فضاء خراب کرنے کے جرم میں چار گنیش بھگتوں کو گرفتار کر کے معاملہ کی تحقیق شروع کر دی۔

(نو بھارت ۲۶ر ستمبر ۹۹ پونا- مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری خادم سلسلہ صوبہ مہاراشٹر)

چین نے بھارتیہ سیٹیلائٹ چھوڑنے کیلئے تعاون کی پیشکش کی

بھارت کے ساتھ قریبی خلائی تعاون کیلئے چین نے اپنے راکٹوں پر انسیٹ - ۳ سیٹیلائٹ مقابلتاً سستے داموں پر چھوڑنے کی پیشکش کی ہے۔ چین کی گریٹ وال انڈسٹری کارپوریشن کے نائب صدر لیو یا یونگ نے بیجنگ میں ایک انٹرویو میں کہا کہ ان کی کمپنی یوروپ کی ایرئین سپیس کمپنی کے مقابلہ میں سستی قیمت پر سیٹیلائٹ چھوڑنے کی سروس مہیا کر سکتی ہے۔ ایسرو نے سات ماہ پہلے انسیٹ ای سیٹیلائٹ چھوڑنے کیلئے ایرئین سپیس کمپنی کو چھ کروڑ نوے لاکھ ڈالر ادا کئے تھے۔ یہ ایسرو کی طرف سے تیار کردہ سیٹیلائٹ کی قیمت سے دو کروڑ ڈالر زیادہ تھے اب تک بھارت نے اپنے سبھی ۸ مواصلاتی سیٹیلائٹ ایرئین سپیس کمپنی کی مدد سے ہی چھوڑے ہیں ایسرو نے اس کے ساتھ انسیٹ- ۳ اے اور ۳ بی چھوڑنے کیلئے بھی معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ (پی ٹی آئی)

دُعا کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

تھراج ضلع موگہ میں صوبہ پنجاب کی دوسری سالانہ کانفرنس

☆۔ علماء قادیان اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی شرکت ☆۔ نماز باجماعت اور ذکر الٰہی کے مناظر ☆۔ گاؤں کے پنچایت ممبران کی تقاریر ☆۔ غرباء میں سلائی مشینوں کی تقسیم ☆۔ مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد ☆۔ ٹی وی اور اخبارات میں نمایاں خبریں ☆۔ سات ہزار سے زائد افراد کی شرکت اور اسلامی اخوت کی بے نظیر مثالیں

رپورٹ مرتبہ: انیس احمد خان مبلغ تھراج ضلع موگہ پنجاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المومنین کی خصوصی توجہ اور راہ نمائی سے گذشتہ سال سے صوبہ پنجاب میں صوبائی سطح پر کانفرنس منعقد کی جارہی ہے گذشتہ سال شمس پورہ ضلع پٹیالہ میں کانفرنس منعقد کی گئی تھی جبکہ اس سال تھراج ضلع موگہ میں 17 اکتوبر 99 کو جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کی دوسری سالانہ کانفرنس نہایت خیر و خوبی کے ساتھ منعقد کی گئی۔

جیسے جیسے صوبہ پنجاب میں منصوبہ بند طریق پر تبلیغ و دعوت الی اللہ کے کاموں میں تیزی آرہی ہے اور جماعت ہر سمت میں ترقی کر رہی ہے مخالفین احمدیت غیظ و غضب میں بڑھ گئے ہیں۔ جماعت کے بڑھتے ہوئے قدم کو روکنے کیلئے مختلف ذرائع بروئے کار لائے جارہے ہیں۔

گذشتہ سال صوبائی کانفرنس منعقدہ شمس پورہ پنجاب میں نو مبائعین کی تعداد 1500 اور کل حاضرین کی تعداد 2000 تھی جبکہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ 6000 نو مبائعین اور زیر تبلیغ افراد و غیر مسلم دوستوں کو ملا کر 7000 افراد اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ گذشتہ سال کانفرنس میں آنے والی گاڑیوں کی تعداد 67 تھی جبکہ اس سال ان گاڑیوں کی تعداد 137 ہے۔ اس تقابلی جائزہ سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہر پہلو سے جماعت پنجاب ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی درخشندہ مستقبل کی طرف رواں دواں ہے۔

قادیان سے 36 ٹاٹا سومو ایک بس اور ایک مزدہ پر مشتمل گاڑیوں میں تقریباً 500 احباب و مستورات نے اس کانفرنس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل مع مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نو احمدی ایک ہفتہ پہلے ہی تھراج پہنچ گئے مکرم نگران صاحب نے تھراج کے مقامی احمدیوں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے انتظامات مکمل کئے جزاھم اللہ۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک دو بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان شروع ہوئی۔ جلسہ سے قبل محترم موصوف نے پنڈال میں ہی نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی تلاوت و نظم کے بعد مکرم گیانی تنویر احمد صاحب نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر انسانی خدمات کا مختصر تعارف کرایا۔ قبل ازیں مکرم موصوف نے پریس کانفرنس میں پریس کے نمائندوں کے سوالات کے جوابات دئے بعد ازاں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے سیرت النبی صلعم کے موضوع پر، مکرم محمد حمید کوثر صاحب اسلامی عبادات کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح حضرت بابا گورونانک کی سیرت پر مکرم گیانی کیول سنگھ جتھیدار تخت شری دمدمہ صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر مکرم فادر عنوائیل انچارج عیسائی مشن چنڈی گڑھ نے اور سیرت حضرت کرشن علیہ السلام پر سنت کرنیل داس جی آف جلال بھٹنڈہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کی عالمی خدمات کی سراہنہ کی۔

اس کے علاوہ بعض SGPC (شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی) ممبران شری موتی لعل سود ایم سی۔ ہوشیارپور اور علاقہ کے سرکردہ اہم شخصیتوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

دوران جلسہ قادیان کے احمدی خدام نے وطن کی محبت میں ایک ترانہ بھی گایا۔ اس موقعہ پر تھراج کے سرپنچ صاحب دیگر معززین کو قرآن مجید کے تحائف اور دوشالوں سے اعزاز بخشا گیا۔ نیز علاقہ کے یتیم۔ بے روزگار اور بیوگان کو سلائی مشینیں تحفۃً دی گئیں اس مناسبت سے ایک سہ روزہ مفت میڈیکل کیمپ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر شمس الدین مبارک اور مکرم انور تنویر اور مکرم ابوالحسن صاحب نے حصہ لیا۔ اس طرح کانفرنس کے روز مکرم عبد العزیز صاحب اختر کی قیادت میں ہومیوپیتھک معالجین کے ایک وفد نے بھی طبی خدمات بہم پہنچائیں۔

ٹی وی اور اخبارات نے جلسہ کی اچھی طرح Coverage دی۔ اور اگلے روز مختلف اخبارات نے باتصویر خبریں شائع کیں۔ اور ٹی وی میں اسی روز شام ۷ بجے پروگرام نشر کیا۔ اس جلسہ کا اختتام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے خطاب سے ٹھیک ۵ بجے ہوا۔ محترم موصوف نے اپنے خطاب میں تمام پیشوایان مذاہب کا احترام کرنے ان کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

اللہ تعالیٰ اسکے نیک نتائج مرتب فرمائے۔ آمین۔ کانفرنس کے سلسلہ میں تمام مبلغین و معلمین کرام اور داعین الی اللہ نے بھرپور تعاون دا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کامیاب کانفرنس کے تقریباً ایک ماہ بعد مورخہ 21.11.99 کو تھراج کے ہی مقام پر غیر احمدیوں کی طرف سے جماعت کے مقابل پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں باوجود وسیع تشہیر اور پروپگنڈا کے ان کے توقعات اور اُمیدوں کے برخلاف حاضرین کی تعداد صرف پانچ صد تک تھی۔ اس موقعہ پر غیر احمدی علماء نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار تقاریر کیں اور گندہ ذہنی کا مظاہرہ کیا اس کانفرنس میں نصرت علی خان بھگہ وزیر پنجاب بھی شامل ہوئے لیکن وزیر کی آمد پر بھی پنچایت کا کوئی ممبر بھی شریک جلسہ نہیں ہوا۔ بلکہ اکثر غیر مسلم اور صلح پسند عوام تہذیب اور شائستگی اور مذہبی رواداری کے اصولوں کے برخلاف اس جلسہ میں ہوئی تقاریر سے غم اور غصہ کا اظہار کیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نے تمام پیشوایانِ مذاہب کی عزت و احترام کو اپنا دستور بنایا ہوا ہے۔ اور تمام مکاتب فکر کے دانشوروں کو ایک ہی اسٹیج پر بولنے کا موقعہ دیا ہے جس کے نتیجہ میں مختلف مذاہب کے افراد میں باہمی الفت اخوت و محبت میں بڑھاوا ملا ہے۔ اس کے برعکس غیر احمدیوں کی طرف سے منعقدہ جلسہ تمام انسانی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دوسروں کی عزت اور جذبات کو مجروح کرنے والا تھا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں شکوک و شبہات اور غلط فہمیاں پیدا کرنے والا تھا۔ بہر حال علاقہ نواسیوں پر اس کا بہت برا اثر پڑا ہے۔ و ر جماعت کو نیک شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور حق و صداقت کو پہچاننے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

☆ ☆ ☆

تھراج میں ملاؤں کا ناکام جلسہ

اسلامی تعلیم کے خلاف سونے کی انگوٹھیاں تحفۃً دی گئیں

جماعت احمدیہ تھراج ضلع موگا صوبہ پنجاب میں 17 اکتوبر 1999 کو منعقدہ جلسہ پیشوایان مذاہب کی کامیابی کو دیکھ کر غیر احمدی ملاؤں کو بھی ایسا معلوم ہوا کہ جماعت کی کامیابی ہو رہی ہے سو غیر احمدیوں کی طرف سے بھی گاؤں تھراج میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور تیاریاں بھی شروع ہو گئیں گاؤں گاؤں اشتہار لگائے گئے کہ تھراج میں مسلمانوں کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور انہوں نے لکھا کہ سرکاری اسکول میں ہونا ہے لیکن اسکول نہ ملا تو دانہ منڈی تھراج میں پروگرام کیا گیا۔ اس جلسہ کے کامیاب کرنے کیلئے انہوں نے جھوٹ سے بھی بہت کام لیا لوگوں کو بتایا کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر یہ جلسہ کر رہے ہیں اور اب مسجد کا تالا بھی دونوں مل کر کھولیں گے لیکن جھوٹ اور سچ میں بہت فرق ہوتا ہے باوجود دن اور رات کی شدید کوششوں کے ان کے جلسہ کی کامیابی یہ ہے کہ پانچ اور چھ صد سے زیادہ مرد و زن اکٹھے نہیں ہو سکے اس کے باوجود کہ ان کے جلسہ میں پنجاب کے کھیل منتری نصرت علی بگھا بھی شامل تھے لوگوں نے اس کی وزارت کا بھی خیال نہیں کیا مولویوں نے بس اپنے پرانے زنگ آلود ہتھکنڈے ہی پیش کئے ورنہ سچائی یہی ہے کہ انہیں بھی معلوم ہے کہ جو وہ کر رہے ہیں وہ بالکل غلط کر رہے ہیں سو انہوں نے جس مقصد کیلئے یہ جلسہ منعقد کیا تھا اس میں بالکل ہی نامراد رہے ہیں بجائے غریبوں کے متعلق کچھ کہنے اور سوچنے کے نصرت علی بگھا اور خوشی محمد بٹھنڈہ کو انہوں نے سونے کی انگوٹھی ضرور پہنائی ہے حالانکہ اسلام میں سونا مردوں کیلئے پہننا حرام ہے۔
جماعت احمدیہ کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے جھوٹ اور سچ کو کھلے طور پر دکھا دیا ہے کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

جہاد کے نام پر دہشت گردی کو فروغ دینے کیلئے پاکستان میں ۱۳۸ ٹریننگ کیمپ

ایشیاڈیفنس نیوز انٹرنیشنل پر بریگیڈیر وجے نائر کا سنسنی خیز تبصرہ

نئی دہلی۔ پاکستان کے ضلع شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنر نے وہاں کی سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو ایک رپورٹ بھیجی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ اس علاقہ میں ۱۳۸ ایسے اڈے ہیں جہاں دہشت گردوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے اور پھر انہیں 'جہاد' کیلئے کشمیر اور دنیا کے دوسرے خطّوں میں بھیجا جاتا ہے۔ یہ جانکاری ایشیا ڈیفنس نیوز انٹر نیشنل کے ایک تبصرے میں دی گئی ہے، تبصرہ نگار بریگیڈیر (ریٹائر) وجے۔ کے نائر کے مطابق ہندوستان کی سلامتی کیلئے کام کرنے والوں نے اس سلسلہ میں جو معلومات حاصل کی ہیں اور جن کے تحت پاکستان ہندوستان میں دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے، وہ درج ذیل ہیں۔

پاکستان میں دہشت گردی کی ٹریننگ دینے والے کیمپوں کی تعداد ۳۷، مقبوضہ کشمیر کے علاقہ میں ایسے کیمپوں کی تعداد ۹۴ پاسکتان کی نگرانی میں ایسے کیمپوں کی افغانستان کی سرزمین پر تعداد ۲۲ ٹریننگ یافتہ سخت گیر دہشت گردوں کی جموں وکشمیر کے علاقے میں تعیناتی ۲۳۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ غیر ملکی کرائے کے دہشت گرد جو جموں وکشمیر کے علاقہ میں سرگرم ہیں ان کی تعداد ۹۰۰ ہے۔ ہندوسان کے سلامتی دستوں کے ذریعہ مارے جانے والے دہشت گردوں کی تعداد ۲۹۱ ہے جبکہ پاکستانی دہشت گردوں کے ذریعہ ۲۹۰۰ شہری مارے جاچکے ہیں۔ پاکستان کے بجٹ کا ۷۰ فی صد فوج کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں اور قرضوں کی ادائیگی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ فوجی ضروریات کا ایک بڑا حصہ جموں وکشمیر کے علاقہ بشمول دہشت گردی کی کارروائیوں میں خرچ ہوتا ہے۔ یہ اطلاع نیویارک ٹائمز کے ۳۰ اگست کے شمارے میں اور دی ٹریبیون کے ۱۱ اکتوبر کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔ جنوری ۱۹۹۳ء میں امریکہ کے محکمہ خارجہ نے پاکستان کو وارننگ دی بھی تھی مگر اسی سال کے جولائی کے مہینہ میں پاکستان کو دہشت گردی کو فروغ دینے والے ملکوں کی نگرانی کی لسٹ سے خارج کردیا گیا کیونکہ امریکہ کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کو اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کو فروغ نہ دینے کی پالیسی کے رہنما اصولوں پر عمل پیرا ہے اور ہندوستانی دہشت گردوں کو تعاون نہیں دے رہا ہے۔

لیکن اسی ڈپارٹمنٹ کی ۱۹۹۴ء کی رپورٹ جو اپریل کے مہینہ میں جاری ہوئی اس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کشمیری دہشت گردوں کو امداد فراہم کررہا ہے جو ہندوستان کے زیر اقتدار کشمیر کے علاقہ میں دہشت گردی کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ سازدکن حیدر آباد ۹۹-۸-۳۱)

"میں ہوں بھگوان کا اوتار" ایک ڈھونگی کے بھگوان ہونے کا دعویٰ

دھرم کے نام پر عوام کو ٹھگنا ضلع کے کچھ ڈھونگی سادھوؤں کا شغل بن چکا ہے۔ یہ لوگ اب اوتار واد کا ڈھونگ رچ کر لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں۔ برنداون میں کرپالو مہاراج نے اپنے کو کرشنا اوتار بتا کر عوام کو ٹھگنے کا جال پھیلار کھا ہے۔ متھرا میں جے گرودیو خود کو پرماتما ثابت کرنے میں لگے ہیں۔ فرح تھانہ کے موضع کرائی کے ایک سادھو روپی آدمی نے اپنے آپ کو شِواوتار کا اعلان کر کے ٹھگ وِدیا اپنا کر اپنا دھندا جمانا شروع کردیا ہے۔ جانکاروں کا کہنا ہے کہ تھانہ فرح علاقہ کے تحت اوّل پولیس چوکی کی حد میں آنے والے گاؤں شہزاد پور کرادئی میں ایک شخص خود کو شِواوتار بتا کر لوگوں کو ٹھگ رہا ہے اُس نے تھوڑے وقت میں ہی چار سو ورگ گز زمین کے ٹکڑے پر آٹھ منزلہ عالیشان مندر نما مکان بنالیا ہے۔ یہی نہیں اُس کے پاس آرام دِہ نئے ڈھنگ کی گاڑیاں بھی موجود ہیں۔ جانکاروں کا کہنا ہے کہ اس سادھو نے دھرم کی آڑ لے کر ایک سو آٹھ شادیاں کرنے کا عہد کیا ہے جو کہ ایک سال کے اندر پورا بھی کرلیا ہے۔ اُن کی عمر ۱۲ سال سے ۲۰ سال تک بتائی جاتی ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ یہ آدمی لڑکی والوں کو اس طرح مذہبی رجحان سے متاثر کرتا ہے کہ وہ لوگ اپنے خاندان کی سبھی لڑکیوں کی شادی مجموعی طور پر کررہے ہیں اور یہی نہیں کچھ لوگ تو اپنی لڑکیوں کی شادی اس آدمی سے کر کے اپنا گھر کاروبار وغیرہ فروخت کر کے بابا کے پاس رہنے لگ جاتے ہیں اس وقت کئی خاندان ایسے ہیں جو اپنا سب کچھ فروخت کر کے بابا کو اپنی لڑکیاں بیاہ کر اس کی پناہ میں رہتے ہیں۔ یہ آدمی ایک ساتھ سات سات لڑکیوں سے ایک ہی دن میں شادی کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ بلب گڑھ سے چار لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کے ایک ہنگامے میں ہریانہ پولیس اُنہیں ایک بار پکڑ کر بھی لے گئی لیکن بعد میں معاملہ رفع دفع کردیا گیا۔ ان شادیوں کے بارہ میں گفتگو کرنے پر اِس آدمی کا کہنا ہے کہ وہ یہ شادیاں اپنے جسمانی سکھ کیلئے نہیں بلکہ خدائی حکم پر کرتا ہے۔ ان شادیوں میں کسی بھی طرح کی جسمانی لذّت کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ آدمی سبھی مذاہب کا مرکز کرائی گاؤں کو بیان کرتا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی اوتار ہوئے ہیں اور ہونگے وہ سبھی کرادئی گاؤں میں ہی ہوئے ہیں آنے والے وقت میں قیامت آنے والی ہے۔ اُس کے بعد سارے دنیا میں صرف نو لاکھ کچھ ہزار بہن بھائی باقی رہ جائیں گے۔ اور سارے دنیا کی راجدھانی گاؤں کرادئی بنے گی اور یہیں سے سچائی پھیلے گی اور وہ خود اس کے پھیلانے والے ہونگے۔ (اخبار تاج کیسری آگرہ ۹۹-۱۱-۲۲)

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور مہاراشٹر)

قادیان میں رَمضان

عجب گہما گہمی کا عالم وہ بیدار راتوں کو خداتعالیٰ کے دربار میں سرنگوں ہونا۔ ہرپل ضائع نا ہونے کا خوف، پھر فجر کی نماز میں جوق در جوق فرشتہ نما انسانوں کا جانا۔ اور دُعائیں مانگتے ہوئے اُن کی آنکھوں سے ان اَنمول موتیوں کا بہنا جو خداتعالیٰ کی نظر میں کسی قیمتی موتی سے کم نہیں۔ پھر بہشتی مقبرہ کو دُعا کے لئے جانے کا وہ خوبصورت منظر کتنا سہانا لگتا ہے۔ پہلے تو مسجد میں جاکر خداتعالیٰ کی نعمتوں سے جھولی بھری پھر اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی دُعا مانگنے چل پڑے راستے کا منظر کتنا دلکش ہوتا ہے۔ اندھیرے میں روشنی کی ہلکی سی کِرن اُفق پر چڑیوں کے چہچہانے کی ہلکی سی آوازیں جیسے وہ بھی کہہ رہی ہوں کہ اُٹھو صبح ہونے والی ہے۔ اور اِس منظرِ خاص سے فائدہ اُٹھاؤ۔ غرضیکہ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قادیان کی پاک بستی میں ایسا لگتا ہے کہ خداتعالیٰ کے فرشتے عرش سے اُتر کر زمین پر آگئے ہوں۔ اور اُس کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کی آواز کو ہر جگہ پہنچا رہے ہوں۔ ویسے تو ہر مسلمان جو خداتعالیٰ اور رسول پاک کی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے وہ اس عبادت والے مہینہ سے محروم نہ رہتا ہوگا۔ مگر مَیں پورے یقین سے کہتی ہوں کہ جو روحانی رشتے کا اِک منظرِ خاص ہمارے قادیان کی پاک بستی میں ہوتا ہے ویسا کہیں نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ خداتعالیٰ کے بندے خدا اور اُس کے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں اِس مبارک مہینہ میں یہاں کا رنگ کچھ عجیب ہوتا ہے۔ پھر ہمارے پیارے اِمام حضور انور کا درس سُن کر رِقت طاری ہونے لگتی ہے۔ پھر بیمار بھی اِس روحانی موسم کو دیکھ کر اپنی بیماری کو بھولنے اور اِس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہر حال ہر اِنسان اِس روحانی لطف سے پوری طرح لطف اندوز ہورہا ہوتا ہے۔ اَور اِس شجر کا ہر پتہ اپنے اندر ایسی صلاحیتیں رکھتا ہے جو دین اسلام کو بلندی تک لے جانے والی ہوتی ہیں۔ خداتعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم سب اِس سال بھی رَمضان المبارک میں اِس سے پورا پورا فائدہ اُٹھا سکیں۔ (بشریٰ ظہیر قادیان)

افسوس مکرم مولوی فضل عمر صاحب سونگڑہ وفات پاگئے

افسوس! خاکسار کے خسر اور ماموں محترم مولوی فضل عمر صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ احمدیہ ابن مکرم سید عبدالمنعم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر رائے سونگھڑہ ہائی سکول مشہور تاریخ دان ومصنف ہسٹری آف انڈیا بتاریخ ۹۹-۱۰-۲۰ کچھ عرصہ علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سونگھڑہ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی ۱۹۴۵ء میں دیہاتی مبلغین کلاس میں داخلہ کیلئے قادیان آئے اور تعلیم مکمل کی۔ اور آپ اڑیسہ میں متعیّن ہوئے ۱۹۴۷ء میں جبکہ کے جماعتوں کا رابطہ مرکز سے ٹوٹ گیا تھا ۱۹۵۰ء میں پھر سے مرکز کی ہدایت پر اڑیسہ کی جماعتوں کو منظّم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کو قادیان سے اور قادیان سے آنے والے ہر نمائندے سے دلی محبت تھی خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عقیدت تھی۔ ساری زندگی وقف رہی اور دوران تبلیغ ہی ریٹائر ہوئے آپ کا اتنا رعب تھا کہ شدید مخالف مولوی اسماعیل سونگھڑوی آپ کی عزت کرتا تھا جو رشتہ داری میں مرحوم کا چچا سسر لگتا ہے۔ اس کی طرف سے اپنے معتقدین کو تاکید تھی کہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچانا۔ گاؤں کے لوگ آپ کے بہت معتقد تھے۔ آپ کی وفات کے نو روز بعد ہی اڑیسہ میں شدید طوفان آیا۔

آپ کی اہلیہ نے بھی میدان تبلیغ میں آپ کے ساتھ ہر ممکن مدد کی تنگی کے ایام میں وہ بھی ذاتی آمدن پیدا کرتیں اور تھوڑے سے وظیفہ میں ہی صبر شکر اور بشاشت سے گذارا کر کے بچوں کی تعلیم وتربیت کی۔

مرحوم موصی تھے اور تبلیغ کا بہت جذبہ تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چار لڑکیاں پانچ لڑکے چھوڑے ہیں تین بیٹوں کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا مکرم سید فضل نعیم بطور معلم سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پارہا ہے۔ اسی شام کو رسول پور سونگھڑہ میں احمدیہ قبرستان میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ جہاں سونگھڑہ کے کئی صحابہ بھی مدفون ہیں۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (سید داؤد احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

اخراج از نظام جماعت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر احمد صاحب آف حیدر آباد اور نثار احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ ابن مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب مرحوم کو اخراج از نظام جماعت کی سزا دی ہے۔

(نائب ناظر امور عامہ قادیان)

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather

Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 9th Dec. 1999 Issue No: 49

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

رمضان المبارک میں حضرت امیر المؤمنین کا
درس القرآن

رمضان المبارک کے مقدس ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کا درس مسجد فضل لندن میں 99-12-11 سے ارشاد فرمائیں گے۔ جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر ہندوستانی وقت کے مطابق پونے پانچ تا پونے چھ بجے براہ راست نشر ہوگا۔

احباب زیادہ سے زیادہ اس روحانی مائدہ سے مستفید ہوں۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے 16 نومبر 99 کو درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ مکرمہ سارہ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن بٹ صاحب لندن۔
غائب:۔ مکرم ملک سعید احمد صاحب ابن مکرم مولا بخش صاحب امریکہ۔
مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیوڈاکٹر۔ ربوہ

برائے الیکٹریکلس / ڈش انٹینا / الیکٹرانکس ٹریننگ کلاسز

جملہ امراء وصدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹریکلس، ڈش انٹینا، الیکٹرانکس Home Appliances اور ٹرانسفارمر کے بارہ میں ٹریننگ کلاس یکم جنوری 2000ء سے صرف دو ماہ کیلئے قادیان میں شروع ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم جناب رشید خالد صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لیں گے۔ آپ خواہش مند افراد جماعت جو اس لائن میں دلچسپی رکھتے ہوں اور طالب علم نہ ہوں بلکہ وہ نوجوان جو بے روزگار ہوں۔ اس کلاس میں شرکت کر سکتے ہیں اوّل اور دوم آنے والوں کو روزگار چلانے کیلئے Small Industries کا سامان بطور انعام دیا جائے گا۔ طلباء اس سے مستثنٰی ہوں گے۔

اس سلسلہ میں قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر درخواست دہندگان کے اپنے ہی ہوں گے۔ البتہ قیام وطعام کا جماعتی طور پر انتظام ہوگا۔ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔ ایسے خواہش مند احمدی احباب داخلہ فارم کیلئے نظارت امور عامہ قادیان کو تحریر کریں۔ نیز یہ فارم مکمل کر کے محترم امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت امور عامہ کو آنے چاہئیں۔ نوٹ: تمام لیکچر زاُردو میں ہوں گے۔

(ناظر اُمور عامہ قادیان)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اِمام جماعتِ احمدیہ کے
علم الابدان و علم الادیان کی دُنیا کے دو عظیم شاہکار
ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل (اردو) صفحات 902
اور
Revelation Rationality Knowledge and Truth صفحات 721

دنیا کا پہلا اسلامی سیٹلائٹ چینل
مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل
دینی۔ تعلیمی۔ علمی۔ بھائی چارہ، اَمن واخوت سے لبریز۔
(24 گھنٹے کی نشریات)
دیکھنے کیلئے اپنے کیبل آپریٹر سے رابطہ کریں۔

Muslim TV AHMADIYYA International
Position 57° East
Video Frequency 4177.5
Audio Frequency 6.50 Mhz
Urdu, English, Arabic, Bengali, Dutch, Turkish, French
http://www.alislam.org/mta

NAZARAT NASHR-O- ISHAAT SADR AHJUMAN AHMADIYYA
QADIAN-143516, DISTT- GURDASPUR (PUNJAB) INDIA.
Ph: 091-01872-70749, Fax: 70105,70438
E-Mail : markaz@jla.vsnl.net.in

ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق حضور انور کی خصوصی ہدایت

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین اور ضرورتمند رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبہ جمعہ مورخہ 5.11.99 میں ہدایت فرمائی ہے کہ

"زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہیئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کیلئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیاوی منفعت شامل ہو جاتی ہے"۔

محترم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن نے اپنی چٹھی VM9838/16.11.99 کے ذریعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں جماعت کو زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی صحیح طریق پر ادائیگی کیلئے توجہ دلانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ چونکہ ماہ رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے اور اکثر احباب و مستورات اپنی زکوٰۃ اسی ماہ مقدس میں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ امراء وصدر صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام نے اس سلسلہ میں حسب ہدایت فوری و ضروری کارروائی کی درخواست ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

قرارداد تعزیت بروفات سیدہ ام متین صاحبہ
حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ قادیان کہ ربوہ سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ہماری والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آج وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوفہ حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی سب سے بڑی دختر نیک اختر تھیں۔ حضرت ممدوحہ لمبے عرصہ تک پہلے انٹرنیشنل صدر لجنہ اماء اللہ رہیں اور پھر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی صدر رہیں۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اہم دینی خدمات کی سعادت پائی اور حضور کے اکثر سفروں میں ساتھ رہیں۔ اور حضورؓ کی آخری بیماری میں سیدہ ممدوحہ اور حضرت مہر آپا صاحبہ کو غیر معمولی خدمات کی سعادت عطا ہوئی۔

آپ کی خاطر حضرت ڈاکٹر صاحب نے بہت سی نظمیں بچوں کے لئے لکھیں تھیں۔ حضرت ممدوحہ نے الازہار لذوات الخمار کتاب تصنیف فرمائی اور تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تین جلدیں مرتب فرمائیں۔ آپ کی ایک ہی صاحبزادی ہیں۔ محترمہ امۃ المتین بیگم صاحبہ جو محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سے بیاہی ہیں۔

حضرت ممدوحہ نے سینکڑوں بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ تینوں انجمنیں۔ مجلس انصار اللہ بھارت۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی وفات پر تہہ دل سے اظہار افسوس کرتے ہوئے جملہ پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے اور تمام اقارب اور احباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)